پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان کے باہر سے ۸ (۴) غیر مذہب والوں سے ۱۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ ۱۲
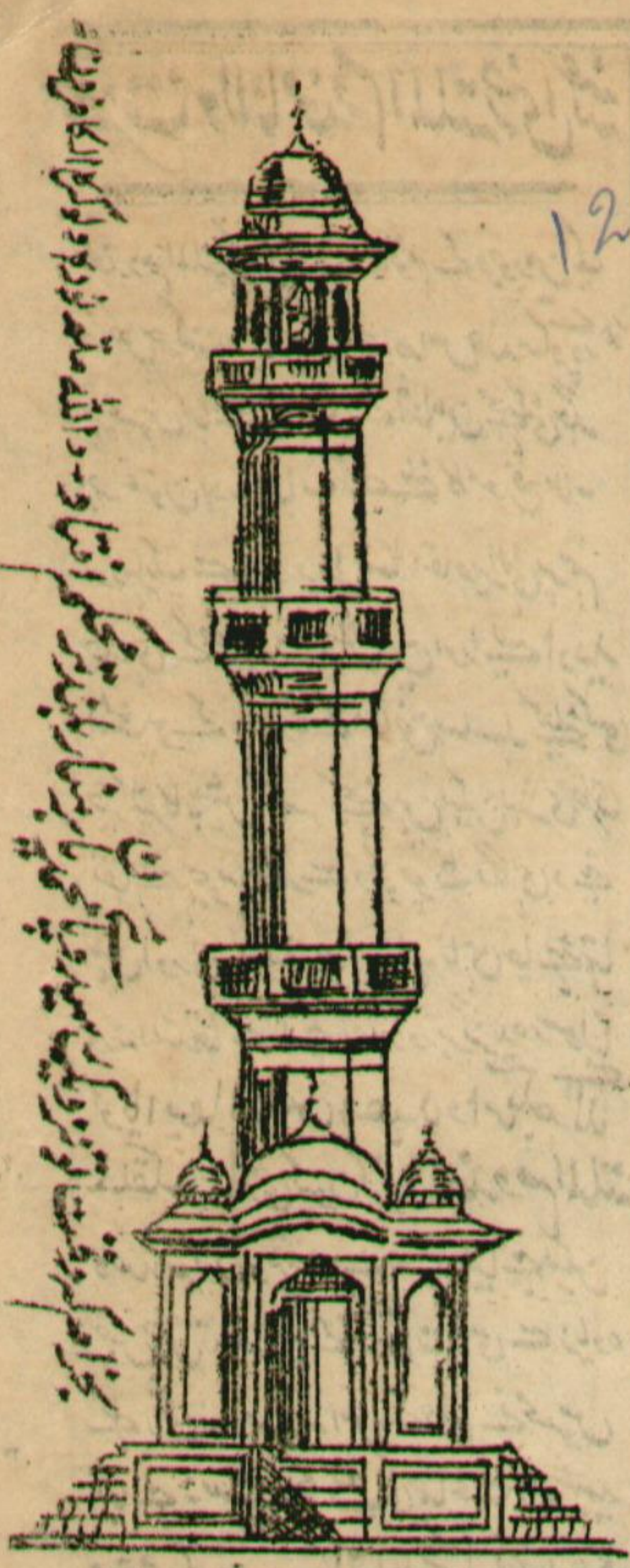
نمبر ۴۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء مطابق ۱۹ رمضان المعظم ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

سفرنامہ دہلی

دہلی کے سفرنامہ کے متعلق بعض دوستوں نے رائے دی ہے کہ وہ جداگانہ کتاب کی صورت میں شائع کیا جاوے مگر مین اسکی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اسلئے الحکم کی اگلی اشاعت سے انشاء اللہ العزیز ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا سفرنامہ چھپنا شروع ہو جائیگا۔ جس مین جہانتک ہو سکے گا۔ پورے کوائف درج کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

سال رواں ختم ہونیکو آیا۔ جن احباب کے ذمہ بقایا ہے وہ براہ کرم اب تو بھیجدیں۔ مطبع کیطرف سے جو وی پی روانہ ہو رہے ہیں انہیں وصول کر کے مطبع کی بروقت اعانت کی جاوے۔ یہہ بھی یاد رہے کہ حسب معمول ۱۰۔ ڈسمبر ۱۹۰۵ء کو الحکم سالانہ قیمتوں کے لئے وی پی کیا جائیگا۔ ناظرین آگاہ رہیں۔ اگر قومی کاموں کو اپنے ذاتی کاموں کی طرح سمجھہ لیا جاوے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کہ وی پی واپس ہوں اور کارخانہ کو نقصان پہونچے

درخواست دعا

بابو عبد الحق صاحب جو الحکم کے خاص معاون اور اسکی ترقی اشاعت مین بہت بڑا حصہ لینے والے نوجوان ہین اور پہلے سنگھرہ مین سب پوسٹماسٹر تھے اور اب دارالامان کی اقامت کو باعث سعادت سمجھہ کر مدرسہ تعلیم الاسلام مین کام کرتے ہین۔ وہ ایک مقدمہ کی لپیٹ مین آگئے ہین احمدی احباب اپنے بھائی کی دعاؤں سے مدد کریں رمضان کے ان ایام مین اچھا موقع ہے۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خیر و عافیت سے ۱۲ بجے کے قریب دارالامان آپہونچے۔ اکثر خدام استقبال کے لئے راستہ مین جا ملے۔ آپنے دارالامان پہونچکر نماز جمعہ جماعت کے ساتھہ ادا کی۔ آپ اور آپکے اہل بیت کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔

(۲) حضرت حکیم الامۃ کی صحت بھی الحمد للہ اچھی ہے اور آپ خدمت دین مین بدستور مصروف۔

حضرت مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کی بجائے اب نماز پنجگانہ کے امام آپ ہی ہوتے ہین۔

(۳)۔ فاضل امروہی امرتسر سے چندروز کیلئے واپس امروہہ تشریف لے گئے ہین فاضل امروہی قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھنا چاہتے ہین اس کام کو انہوں نے شروع کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے۔ آمین۔

تازہ الہامات اور رؤیا حسب ذیل ہین

امرتسر۔ ۹۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ صبح کو رؤیا مین دیکھا کہ بہت سے گنے ہین فرمایا اس سے مراد کوئی مفسدہ یا ہنگامہ ہوتا ہے۔ اسکے ساتھہ ہی الہام ہوا۔ انی مع الرسول اقوم یعنے مین اپنے رسول کے ساتھہ کھڑا ہونگا۔

یہہ رؤیا اور الہام آپ نے لیکچر سے پہلے سنا دیا تھا لیکچر شروع کرنے کے آدھ گھنٹہ بعد پورا ہو گیا۔ کوتاہ اندیش مخالفوں اور مفسدوں نے اسقدر شور و شر پیدا کیا کہ اپنی طرف سے وہ اپنے منصوبے مین کامیاب ہو گئے۔ (اسکا مفصل ذکر سفرنامہ مین ہوگا)

قادیان۔ ۱۱۔ نومبر ۱۹۰۵ء۔ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک

ترجمہ۔ یا تو بعض وہ باتیں ہم تجھکو دکھائینگے جنکا انکو ہم نے وعدہ دیا ہے یا تجھے وفات دیں گے۔

لا یقبل عمل مثقال ذرۃ من غیر التقوی۔ یعنے تقوےٰ کے بغیر کوئی عمل ذرہ برابر بھی قبول نہیں کیا جاتا۔ (یہہ دونو الہام نماز ظہر کے وقت سنائے۔

۱۴۔ نومبر ۱۹۰۵ء ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر عربی عبارت مین ایمان کے اقسام لکھے ہوئے ہین وہ عبارت یاد نہیں رہی۔ مگر اوس کا مطلب غالباً یہہ تھا کہ ایمان چار قسم ہے ایک روایتی ایمان دوسرا وہ جو بصیرت سے حاصل ہوتا ہے تیسرا حالی ایمان۔ چوتھا استغراقی جو موت سے حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء سعی ہوئی دو زندگیوں کا خاتمہ

اطلاع

اب بھی اکثر دیکھا جاتا ہے کہ خریداران خط و کتابت مین نمبر خریداری جو کہ چٹ پر چھپا ہوا ہوتا ہے نہیں دیتے آئندہ توجہ کرین

ایسا ہی خود میر الڑکا مبارک ایسی حالت تک پہونچگیا تہا کہ گہروالون نے انا للہ و انا الیہ راجعون بہی پڑہ دیا - مگر اللہ تعالے نے پہر اسے زندہ کر دیا + یہہ احیاء موتیٰ ہوتا ہے اور علاوہ اس کے روحانی احیا بہی ہوتا ہے جو لوگ اللہ تعالے کی ہدایتون سے بے خبر ہوتے ہین اور ان کی زندگی ایک گمراہی کی زندگی ہوتی ہے وہ بہی مردہ ہی ہوتے ہین کیونکہ روحانی طور پر مر چکے ہوتے ہین پس ایسے لوگون کا ہدایت یاب ہوجانا یہہ ان کا زندہ ہونا ہے یہہ حقیقت احیاء موتیٰ کی ہے جو قرآن شریف نے بیان کی ہے اور اسی کے موافق خدا تعالے سے علم پاکر مینے اسکی تصریح کی - اب اگر یہ انکار معجزات ہے ایسا الزام لگانے والا خود سوچ لے کہ وہ مجہی منکر نہین ٹہیراتا بلکہ خود قرآن شریف سے انحراف اور انکار کرتا ہے -

یہہ کسقدر نا سمجہی اور نا واقفی کی بات ہے کہ انسان اس طرز اور کلام کو اختیار کرے جسمین قرآن شریف پر حملہ ہو - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ ہو - مین حیران ہوتا ہون کہ یہ لوگ کیا کرتے ہین ؟ کیا ان کو معجزات مسیح پیارے ہین یا خدا تعالے کا کلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ؟ یہہ اگر معجزات مسیح کے لئے خدا کے کلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چہوڑ سکتے ہین تو چہوڑ دین ! **ہم سے یہہ نہین ہوسکتا کہ خدا تعالے کے کلام کو چہوڑ دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرین** - اس عقیدہ پر اگر ساری دنیا مجہکو چہوڑتی ہے تو چہوڑ دے مجہے اس کی پروا نہین - اس لئے کہ **خدا میرے ساتہ ہے** -

انکو اعتراض کا حق تو اسوقت ہوتا جب ہم خدا تعالے کے کلام کے خلاف کرتے لیکن جب ہم خدا تعالیٰ کی کلام ... کرنا خدا تعالے کے کلام پر اعتراض ہے نہ مجہہ پر - اگر مسیح واقعی مردون کو زندہ کرتے تہے یعنے ایسے مردون کو جو فیمسک التی قضی علیہا الموت کے نیچے آچکے تہے تو پہر کیون انہون نے ایلیاہ کو زندہ کر کے نہ دکہا دیا تاکہ یہودی ٹہوکر نہ کہاتے ؟ اور خود بہی صلیبی ابتلاء سے بچ جاتے +

سعدی بہی یہی مذہب رکہتا تہا اور یہی سچا مذہب ہے کوئی اکابر اسکے خلاف نہین ہوسکتا - سعدی کہتا ہے

دگر مردہ باز گردیدے + بسوئے قبیلہ و پیوند
رد میراث سخت تر بودے + وارثان را ازمرگ خویشاوند

یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

{ ٹرک نے مندرجہ ذیل دو سوال کئے اور جواب پایا - ایڈیٹر }

سوال - اگر کوئی چوری یا زنا کے ارادے سے جاوے مگر نکرے تو کیا گناہ ہوگا -

جواب - جو خیالات وسوسہ کے رنگ میں دل مین گذرتے ہین اور انپر کوئی عزم و ارادہ انسان نہین کرتا انپر مواخذہ نہین ہے لیکن جب کوئی خیال بد دل مین گذرے اور انسان اسپر مصمم ارادہ کرے تو اسپر مواخذہ ہوتا ہے اور وہ گناہ ہے جیسے ایک آدمی کا دل مین خیال کرے کہ فلان بچہ کو قتل کر کے اسکا زیور اتار لون گا تو گو قانونی جرم نہین لیکن اللہ تعالے کے نزدیک وہ مجرم ہے اور سزا پائیگا - یاد رکہو دل کا ایک فعل ہوتا ہے مگر جب تک اسپر مصمم ارادہ اور عزیمت نکرے اسکا کوئی اثر نہین -

سوال - جو لوگ لڑائیون مین جاتے ہین اور وہان قتل کرتے ہین کیا وہ قتل انکا گناہ ہے یا نہین -

جواب علمہا عند ربی - مین اسکے متعلق کچہہ نہین کہہ سکتا اللہ تعالے ہی بہتر جانتا ہے کہ اس نے اچہا کیا یا برا کیا -

۲ - اکتوبر ۱۹۰۵ء

مسئلہ جہاد کے متعلق ذکر تہا - اسکے متعلق جو کچہہ فرمایا اسکا خلاصہ یہ ہے -

اسلامی جہاد پر یہہ اعتراض تو محض فضول ہے - کہ وہ لڑائیان **مذہب** اور اشاعت اسلام کی خاطر تہین - اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک مکہ مین کفار کے ہاتہون سے سخت تکلیف اٹہاتے رہے اور آپ کے جان نثار صحابہ نے دکہہ اٹہائے اور جانین دین بعض غریب اور بیکس ضعیف عورتون کو شرمناک تکالیف کفار نے پہونچائین - یہانتک کہ آخر آپ کو ہجرت کرنی پڑی - اور ان کفار نے وہان بہی آپ کا تعاقب کیا ایسی صورت مین جب ان کی شرارتین اور تکلیفین حد سے گذر گئین تو پہر خدا تعالے نے سد باب اور دفاع کے طور پر حکم دیا کہ ان سے جنگ کرو - چنانچہ پہلی آیت جس مین جہاد کا حکم ہوا وہ یہ ہے

اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا

یعنی ان لوگون کو اجازت دی گئی کہ وہ جنگ کرین جنپر ظلم ہوا ہے - مسلمان مظلوم تہے ان کی طرف سے ابتدا نہین ہوئی تہی - بلکہ بانی فساد کفار مکہ تہے - ایسی حالت مین بہی جب ان کی شرارتین انتہائی درجہ تک جا پہونچین تو اللہ تعالے نے آپ کو مدافعت کے واسطے مقابلہ کرنے کا حکم دیا - پس یہ اعتراض محض فضول اور لغو ہے - کہ وہ لڑائیان مذہب کے لئے تہین + اگر محض مذہب کے لئے ہوتین تو جزیہ دینے کیصورت مین ان کو کیون چہوڑا جاتا - پہر مین کہتا ہون کہ عیسائی تو اس قسم کا اعتراض کر ہی نہین سکتے - وہ اپنے گہر مین دیکہین کہ اسلامی لڑائیان موسوی لڑائیون سے زیادہ ہین - اور جبکہ وہ حضرت عیسے کو موسیٰ علیہ السلام کا بہی (معاذ اللہ) خدا مانتے ہین تو پہر ان لڑائیون کا الزام عیسائیون پر بدستور قایم ہے خصوصاً ایسی حالت مین کہ وہ لڑائیان اسلامی جنگون سے زیادہ سخت اور خونریز تہین - اسلامی لڑائیون مین بچون عورتون اور بوڑہون کا لحاظ کیا جاتا تہا اور ان کو قتل نہین کیا جاتا تہا - مگر موسوی لڑائیون مین تو ان امور کی پروا نہین کیجاتی تہی - ایسا ہی اسلامی جنگون مین مذہبی عبادت گاہون اور پہلدار درختون کو بہی ضایع نہین کیا جاتا تہا مگر موسوی لڑائیون مین پہلدار درخت تباہ کردئے جاتے - غرض اسلامی جنگ موسوی لڑائیون کے مقابلہ مین کچہہ چیز ہی نہین -

فرمایا - اللہ تعالے کی ہمیشہ سے یہی عادت چلی آئی ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل اس کیطرف سے آتا ہے تو اولاً اس کی جماعت مین ضعفاء اور غرباء ہی آتے ہین بادشاہون یا امراکو توجہ نہین ہوتی ہے + اور آخر اللہ تعالے غرباء کی جماعت کو ہر قسم کی ترقیان دیدیتا ہے میرا ایک الہام ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈہونڈین گے - وہ بادشاہ مجہے دکہائے بہی گئے تہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی زمانہ آئیگا جب اللہ تعالے بعض کو اس سلسلہ کی سچائی کا فہم عطا کر دیگا -

فرمایا **پنجاب** کی سرزمین نرم ہے ان لوگون مین وہ شور اور شرارت نہین ہے جو ہندوستانیون مین ہے - ہندوستانیون نے غدر کر دیا تہا مگر پنجابی گورنمنٹ کے ساتہ تہے + ہمارے مرزا صاحب نے بہی پچاس گہوڑے اسوقت مدد کے لئے گورنمنٹ کو دئے تہے - پنجابیون نے جسقدر مجہے قبول کیا ہے ہندوستان کو ابہی اس سے کچہہ نسبت ہی نہین ہے -

۳ - اکتوبر ۱۹۰۵ء

فرمایا - نبی کا انکار موجب کفر ہوتا ہے مگر ولی کا انکار بہی سلب ایمان کا موجب ہوجاتا ہے اور آخر کفر تک نوبت پہونچ جاتی ہے - صحیح بخاری مین ہے من عاد ولیًالی فاذنتہ للحرب یعنی جو شخص میرے ولی کے ساتہ دشمنی کرتا ہے - مین اسکو لڑائی کے لئے پکارتا ہون + خدا تعالے نے **بلعم** کا قصہ بیان کیا تہا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کیوجہ سے اس حد تک گر گیا کہ اسکی کتے سے مثال دی گئی -

نبی کا انکار صریح کفر کو مستلزم ہے - مگر ولی کا جب دشمن بنتا ہے تو اندر ہی اندر توفیق چہن جاتی ہے -

کسی نے پوچہا کہ عبادت مین ذوق شوق کسطرح پیدا ہوتا ہے -

فرمایا - اعمال صالحہ اور عبادت مین ذوق شوق اپنی طرف سے نہین ہوسکتا یہہ خدا کے فضل اور توفیق پر ملتا ہے - اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان گہبرائے نہین اور خدا تعالے سے اس توفیق اور فضل کے واسطے دعائین کرتا رہے - اور ان دعاؤن مین تہک نہ جاوے - جب انسان اس طرح پر مستقل مزاج ہوکر لگا رہتا ہے تو آخر خدا تعالے اپنے فضل سے وہ بات پیدا کر دیتا ہے جسکے لئے اس کے دل مین تڑپ اور بیقراری ہوتی ہے - یعنے عبادت کے لئے ایک ذوق وشوق اور حلاوت پیدا ہونے لگتی ہے - لیکن اگر کوئی شخص مجاہدہ اور سعی نہ کرے اور یہ سمجہے کہ پہونک مار کر کوئی کر دے یہہ اللہ تعالے کا قاعدہ اور سنت نہین - اس طریق پر جو شخص اللہ تعالیٰ کو آزماتا ہے وہ خدا سے ہنسی کرتا ہے اور مارا جاتا ہے - خوب یاد رکہو کہ دل اللہ تعالے ہی کے ہاتہ مین ہے اسکا فضل نہ ہو تو دوسرے دن جاکر عیسائی ہو جاوے - یا کسی اور بے دینی مین مبتلا ہو جاوے + اسلئے ہر وقت اسکے فضل کے لئے دعا کرتے رہو - اور اسکی استعانت چاہو تاکہ صراط مستقیم پر تمہین قایم رکہے - جو شخص خدا تعالے سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہوجاتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تاکہ وہ زہر اور جوش پیدا نہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے +

بعض آریہ سماجیوں کی شرارت

تمام پبلک کو عام طور پر اور اہل اسلام کو خاص طور پر اس بات سے میں مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جو کہ مین نے دین اسلام قبول کر لیا ہے اور رسالہ ترک ویدیزم کے ذریعہ اس امر کی ایک معمولی رپورٹ مشتہر کر دی ہے اسپر اخبار ستیہ دھرم پرچارک جالندھر مورخہ ۲۷- اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۱ و ۱۲ پر بعنوان **مبلغ اسّی روپیہ کا بکاؤ دھرم** ایک مضمون شائع ہوا ہے اسکا لب لباب یہ ہے کہ مینے ایک رقعہ دیکر اسّی روپیہ دہلی آریہ سماج والون سے مانگا تہا اور روپیہ نہ ملنے پر مین مسلمان ہوگیا - پس چونکہ یہ بات بالکل بناوٹی ہے اسلئے عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ایسی باتون کا اعتبار نہ کرین - چونکہ میرے پاس کئی خطوط ادھر ادہر سے اس قسم کے آ رہے ہین کہ یہ کیا بات ہے اسوجہ سے اس تحریر کو شائع کرانا مناسب سمجہتا ہوں - اور مفصل کیفیت بعد میں عرض کیجائیگی کہ کس طور پر مین جبراً اشتہ کیا گیا یا کیا واقعات گذرے وغیرہ (اس داستان کو اگر مین لکہون تو اخبار کا ایک دو صفحہ بلکہ زائد گھر جائیگا پس مجھے جناب ایڈیٹر صاحب کی جانب سے وعدہ ملنا چاہئے - کہ وہ ایسے شخص کے احوال کو اپنے اخبار مین ضرور جگہ دیوین گے اور میری محنت رائیگان تو نہ جائیگی)

ہان ایسے شریر لوگون کو ان کے افعال کی سزا دینے ہی کیلئے عدالتین بنائی گئی ہین پس ناظرین کو معلوم ہو کہ اس بات کا مناسب انتظام کیا جاویگا - لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ ان آریون کو ابہی تک ایسی ...... باتون کی پختہ مشّاقی حاصل نہین ہوئی - کیونکہ وہ کچے ...... ثابت ہو رہے ہین - یعنی مذکورہ بالا اسّی روپیہ کا انعام دینے والون مین اسقدر عقل کی کمی ہے کہ وہ یہہ نہ سوچ سکے کہ جو شخص للعہ اور ۹/۲ ماہوار تنخواہ کی ملازمت (بر بمباد افریقہ مین) کر چکا ہو اور جسکو ایک ساتھ ہی کئی کئی ملازمتون کی .... ملا کرتی ہون ایسے شخص کے بارہ مین ڈسہ پر دہرم نیلام کرنے کی بات کو تو سُننے والے عقلمند صاحبان کبھی ہرگز بھی تسلیم نہ کرین گے - ہان البتہ کوئی بھاری رقم کار قعہ بنایا ہوتا تو شاید کوئی اعتبار بھی کر سکتا - جن لوگون نے اس مضمون ستیہ دہرم پرچارک مین پڑہا ہے وہ ضرور سمجھ سکتے ہین کہ اگر میری طرف سے ایسا کوئی پرچہ (فہرست ڈسہ کی) ہوتا تو اوسمین ایسے اندراج ہوتے کہ ایک شخص کا دنیا ہی عسہ ...... ایک شخص کا اور دنیا ہی عسہ "- واہ! کیا وہ دینے والا ان دونون شخصون کے نام نہ لکھ سکتا تہا - شاباش -

اب مین اپنے آریہ سماجی بہائیون سے بقدر عرض کرنا چاہتا ہون کہ اگر مین نے اسّی روپیہ پر اپنا دہرم نیلام کر دیا تو اس سے انکا چندان نقصان نہین ہوا (اگر ہوا ہوگا تو وہ میرا ہوا ہوگا) لیکن وہ اون لوگون سے ہوشیار رہین جو ۲۴ ہزار کا تجسس کر رہے ہین یا کمیٹی کہول کر عوام کا ہزارہا روپیہ لوٹ رہے ہین (مفصل دیکھو آریہ ویرتہ کا اخبار ہتکاری امرتسر) اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے کہ رسالہ ترک ویدیزم مین (جس نے مذکورہ بالا انعام ڈسہ کا دلا دیا ہے) جو دس اعتراضات آریہ سماج کے اصولون کی رد مین ان کے نقلی حوالجات کے ذریعہ کر دئے گئے ہین ان کی تردید کا کسی نے آجتک نام بھی نہ لیا - مین پوچہتا ہون کیون؟ کیا آریہ سماجیون کا صرف یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ ایسی ...... باتون سے اپنا دل ٹھنڈا کر لیا کرین - جہان مین نے ان کو یہ چیلنج کیا ہے کہ جو صاحب چاہین اردو - ہندی خواہ انگریزی مین بھی ان اعتراضات کے متعلق مجہہ سے تحریری بحث کر سکتے ہین - (جو کہ ہر ایک شخص دور دراز فاصلہ سے بھی کر سکتا ہے) وہان آجتک کسی نے سانس ڈکار تک نہ لی - اور اگر کچھ ایکشن لیا تو یہ کہ ایک طرف سے اسّی روپیہ پر دہرم نیلام ہونے کی صدا کانون مین آ رہی ہے اور دوسری طرف (کالج پارٹی کا آرگن آریہ گزٹ) سے یہ کہ اس شخص نے چونکہ ہمارے پاس ایک مرتبہ ایڈیٹری کے لئے درخواست بہیجی تہی پس وہ ضرور ملازمت کے باعث مسلمان ہوا ہوگا - واہ کیا خوب! یہہ عجیب دل سمجہوتا ہے - کیا ایڈیٹری کی درخواست یا کسی محکمہ کی نوکری تلاش کرنا کوئی گناہ ہوا کرتا ہے -

پبلک کو معلوم ہو کہ رسالہ ترک ویدیزم مین دس ایسے اعتراضات پیش کر دئے گئے ہین جنکو اگر خود شری سوامی دیانند سرستی مہاراج بھی واپس آ جاوین تو رد نہین کر سکتے "تاوقتیکہ وہ اپنی تصنیفات کو منسوخ نہ کر دیوین -

مسلمان صاحبان کو خاصکر معلوم ہو کہ مینے دوسری کتاب موسومہ آریہ سماج کی پول کہتا کر لی ہے - یہہ چند سو صفحون (۲۶×۲۰) سے کم ضخیم نہ ہوگی - اور اسمین آریہ سماج کی تسلیم کردہ کتابون کے ہی اقوال سے ان کے اصولون کو رد کیا گیا ہے - اور اکثر مضامین انعامی ہونگے یعنی یہ کہ اگر میرے دعوے کی کوئی آریہ پنڈت خود اپنی تصنیفات کے نقلی حوالجات سے رد کر سکے تو وہ انعام حاصل کر لیوے اسطور پر جملہ میزان انعامات کی غالباً دس ہزار روپیہ ہوگی - اور میرا یہہ دعویٰ ہے کہ جو عیسائی مسلمان صاحب اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھ لیوینگے وہ ہرگز ہرگز بھی کبھی آریہ سماج کے اندر داخل ہونے کی خواہش نہ کرین گے - اس کتاب کی چھپائی کا انتظام ہو رہا ہے اور اگرچہ قیمت ابھی مقرر نہین کی جا سکتی لیکن جو صاحب ابھی سے اپنا نام اس کی خریداری مین درج کرا دیوینگے ان کے ساتھ ڈاک محصول کی رعایت رہے گی - فقط -

خاکسار

عبد العزیز المعروف بہ جگد سا پرشاد ورما سابق آریہ اپدیشک ملک برہما از مقام زینت محل شہر دہلی - ۵- نومبر ۱۹۰۵ء

زیور کی زکوٰۃ

بعض دوستون کے استفسار پر حضرت اقدس نے زیور کی زکوٰۃ کے متعلق مفصلہ ذیل سطور لکہی ہین جو تمام احباب کی اطلاع کے لئے شائع کی جاتی ہین تا اسپر سب کا عملدرآمد ہو -

جو زیور پہنا جائے اور کبھی کبھی غریب عورتون کو استعمال کے لئے دیا جائے - بعض کا اسکی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اسکی کچھ زکوٰۃ نہین اور جو زیور پہنا جائے اور دوسرون کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس مین زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے اسی پر ہمارے گہر مین عمل کرتے ہین اور ہر سال کے بعد اپنی موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہین اور جو زیور روپیہ کی طرح جمع رکہا جائے اسکی زکوٰۃ مین کسیکو بھی اختلاف نہین - والسلام

سب احباب کو اسی کے مطابق اپنا عمل رکھنا چاہئے اور زکوٰۃ کا کل روپیہ بنام امین زکوٰۃ فنڈ قادیان بہیجنا چاہئے پھر مناسب موقعہ اور مناسب مدات مین اسے خرچ کیا جائیگا -

محمد علی

۱۳- نومبر ۱۹۰۵ء

مہ نور مے فشاند وسگ بانگ میزند

لودہانہ کے عیسائی اخبار نے ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء کی اشاعت مین حضرت مخدوم الملتہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت پر ایک مراسلت نور پوری نامہ نگار کی چہاپی ہے - ہرچند اس یاوہ گو نے اپنا نام چھپایا ہے مگر مین خوب جانتا ہون کہ یہ کون ہے؟ آپنے عیسائیون کو خوش کرنے کی خاطر خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان پر دل کہول کر ہجو گے اور ناپاک حملے کرنے مین کوئی کسر باقی نہین چھوڑی مگر وہ نہین جانتا کہ

مہ نور مے فشاند وسگ بانگ میزند

انیس سو برس گذر چکے کہ اسی زمانہ کے لوگون نے بھی ایک برگزیدہ بندہ کو دکھہ دیا تہا جو اسکی زبان سے آخر جز آمکار اور سانپ کے بچے کہلوائے اسلئے ضروری تہا کہ ابن آدم آج بھی ستایا جاتا - مین نور پوری نامہ نگار کی تحریر کا جواب قولہ و اقول کر کے لکہتا ہون -

قولہ - ہمین اکثر خدا کے کمال پر تعجب آتا تہا کہ باوجود قادیانی کے ایسے کفر کے خدا اس سے بازپرس نہین کرتا -

اقول - بے شک لعنت مسیح سے بچائے ہوئے عیسائی کو تعجب ہونا چاہئے تہا اسلئے کہ ناصری یسوع اپنے کفر کے باعث (کیونکہ یہی فتویٰ کفر گوئی کا اسپر لگایا گیا تہا) اپنی دعوت کے تین ہی سال مین ماخوذ ہوا اور یہودیون کے ہاتھ سے طمانچے کہاتا ہوا کاٹھہ پر لٹکایا گیا - اور یہان پچیس سال سے زیادہ کا زمانہ گذر رہا ہے - اصل بات یہ ہے کہ یہی تو صادق کی سچائی کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی حمایت کی اور اپنی نصرتون اور تائیدون سے اسکی حقیقت پر مہر کر دی اور اسے مہلت دیتا ہے - کاذب اور مفتری کبھی اسقدر دراز زمانہ نہین پا سکتا +

کفر تو آپ ہی نے بولا جسنے آدم زاد اور خاکی پتلا ہو کر خدا ہونے کا دعویٰ کیا اور پھر تعجب اسپر کہ اس نے اپنی خدائی کا کوئی بھی کرشمہ نہ دکہایا اور مجھے حیرت ہے کہ لعنت مسیح کے بچائے ہوئے عیسائی کو خدا پر تعجب کیون ہے؟ کیا اس کا وہی خدا نہین جسنے چپکے سے یہودیون سے مار کہائی اور صلیب پر لٹک گیا - اور ان یہودیون کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکا -

با خویشتن چہ کردی کہ با ماکنی نظیری
حقا کہ واجب آمد زتو احتراز کردن

ایسے خدا سے کوئی امید رکھنی فضول اور سراسر کم عقلی ہے - اسنے پہلے کیا کیا جواب کریگا۔

قولہ - خدا کو یون منظور تہا اور ہے کہ مرزا قادیانی کا جوڑ جوڑ الگ کیا جاوے اور مرنے سے پیشتر اسی زندگی مین اسکی ذلّت بخوبی ہووے۔

اقول - یہہ شاید ناصرت کے مار کہانیوالے خدا نے آپ کو بتایا ہوگا - اور غالبًا اپنے تجربہ سے بتایا ہوگا کہ اسپر یون گذری ہے کہ یہودیون نے پکڑ کر مار مار آدھی بنا دیا - اور اسکو ہمہ عجز کی تصویر بنا کر دکہا دیا +

ورنہ القادر اور الحی القیوم خدا تو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتہہ ہے اور اسے بشارت پر بشارت دیتا اور یوگًا فیومًا بلکہ آنًا فانًا ترقی پر ترقی عطا کرتا ایسی ترقی کہ جسکی نظیر انیس سو برس پیشتر آنے والے خدا مین بہی پائی نہین جاتی - جسنے ٹہوکرین کہاکر جان دی تہی - اور جو آپ کے نزدیک **ملعون** بہی ہے۔

اسقدر تائیدات اور نصرتون کو دیکہکر جو حضرت مسیح موعودؑ کی ہو رہی ہین یہہ کہنا کہ خدا اس کی ذلت چاہتا ہے ایک سخت یاوہ گوئی ہے۔ شاید آپ کا ملعون خدا ایسا چاہتا ہوگا جس سے کبہی کچہہ نہین ہوا اور نہ انشاء اللہ العزیز ہوگا - بلکہ یہ خدا کا برگزیدہ رسول انشاء اللہ العزیز دنیا سے نہ اُٹہیگا جب تک **مردہ پرستی** کے بت کو پاش پاش نکر دے اور **آدم زاد** کو خدائی کی کرسی سے اتار کر **عبودیت** کے آستانہ پر نہ لے آئے۔

قولہ - ناظرین اخبارات مرزا کی الہامی چاریاری کونسل کو جانتے ہین جن مین ایک (حکیم نورالدین صاحب نہین دوسرے تہے) صاحب بہیروی تہے جو چند روز ہوئے قادیان سے تائب ہوکر چلتے بنے۔

اقول سب سے اوّل تو مین ایسے کذّاب کے لیئے قرآن شریف کی آیت لعنت اللہ علے الکاذبین پڑہتا ہون۔

معلوم ہوتا ہے یسوع کی لعنت پر ایمان لاکر راستبازی اور حیا کی بہی نور پوری عیسائی نے ضرورت نہین سمجہی ورنہ وہ ایسا گندہ جہوٹ نہ بولتا - یا اس جہوٹ کی تعلیم بہی اس خدا نے ہی دی ہوگی جو عورت کی پیشاب گاہ سے پیدا ہوا تہا - اور جسکو منصوبہ بازی کی عادت بہی تہی جیسا کہ انجیل سے اصح طور پر معلوم ہوتا ہے - اگر نور پوری انکار کرے تو مین اسے ایسے مقامات دکہا دونگا۔

مین کہتا ہون کہ لعنت ہے اس شخص پر جس نے یہان جہوٹ بولا اور کہدیا کہ ایک حکیم صاحب بہیروی تائب ہوکر قادیان سے چلے گئے - بہیرہ کے دوسرے حکیم صاحب حکیم فضل دین صاحب ہین - جو قادیان ہی مین موجود ہین اور خدا تعالیٰ کے محض فضل سے اس سلسلہ کے ایک مخلص خادم ہین - اور جو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود سے دوری اور بُعد کو اپنے لئے موت سے زیادہ سمجہتے ہین - مگر کیا لعنت مسیح کے زر خرید غلام نورپوری کو یاد نہین رہا صاحب کہ انکا مُردہ خدا صلیب پر چڑہانے کے لیئے پکڑا گیا تو اعظم الحوارین **پطرس** نے نہ ایک مرتبہ بلکہ تین مرتبہ **خداوند یسوع** پر **لعنت** کی تہی - اور ایک نے جو خزانچی بہی تہا صرف تیس روپیون کے لالچ مین تمہارے خدا صاحب کو پکڑوا کر طمانچے مروائے اور صلیب پر کہچوا کر تمہاری **مکتی** کرادی - اور باقی سب بہاگ گئے یہہ باتین تمہین کیون بہول گئین - اور کیا وہ پانچسو آدمیون کا مرتد ہونا بہی یاد نہ رہا جو ایک ہی دن مین ہو گئے تہے ؟

اے نادان اور ناواقف انسان ! بتا ان باتون کا تیرے پاس کیا جواب ہے ؟ ذلّت کس کی ہوئی ؟ ایک وہ ہے جو اپنی زندگی مین ۳ لاکہہ سے زیادہ روحون کا فاتح ہے اور روز بروز اسکے حلقہ بگوش بڑہ رہے ہین - باوجودیکہ اسکا دعویٰ محض خدا کا **برگزیدہ بندہ** ہونے کا ہے اور ایک وہ جو تمہارے اعتقاد کے موافق **خدا** تہا ساری عمر مین ۱۲۰ سے زیادہ آدمی طیار نکر سکا - اور پہر جو ان مین **اخص** تہے انہون نے وہ شرمناک بے وفائی ظاہر کی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ مین نہ ملے گی۔

ببین تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

گہر کے الزام اورون پر ہتہوپتے ہو کچہہ تو شرم کرو۔

اسکے بعد حضرت **مخدوم الملّۃ** مولانا مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات شہادت آیات کا ذکر کرکے لکہا ہے کہ خدا نے جہوٹے نبی کی بستی اور عبدالکریم کو نہ صرف صحت ہی عطا نہ کی بلکہ دنیا سے بہی اُٹہا دیا "

اس کے جواب مین اوّل بہی لعنت اللہ علی الکاذبین ہی کہونگا - اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے اور برگزیدہ بندے کی دعاؤن کو جو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق نہین سُنا اور مولوی عبدالکریم صاحب کو کاربنکل سے پوری شفا دی - رہا یہ امر کہ انہون نے وفات پائی - موت تو ایسی شئے ہے کہ اس نے عیسائیون کے خدا کو بہی نہین چہوڑا اسے بہی کشمیر کے محلہ خانیار کی قبر مین لا ڈالا - اور اس خدا کی ماں اور پہر اس خدا کے دوسرے رشتہ دارون تک کو اسنے اپنا شربت پلا دیا - پہر مولوی عبدالکریم صاحب کی موت پر اعتراض کرنا کیسی نادانی اور حماقت ہے - ہان یہ بالکل صحیح ہے کہ جیسے اس مردِ خدا کی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کے اظہار کے لیئے وقف تہی اس کی موت نے بہی اسی کی سچائی پر مُہر کی اسلیئے کہ اس نے قبل از وقت سُنا دیا تہا - **ان المنایا لا تطیش سہامہا** کفن مین لپٹا گیا - اور پہر **بالآخر ۴۷ برس کی عمر انا للہ و انا الیہ راجعون**۔

اور خدا کی باتین جو اس نے اپنے پیارے بندے پر ظاہر کی تہین آخر اپنے صحیح مفہوم کے موافق مولوی صاحب کی وفات شہادت آیات کے رنگ مین پوری ہوئین اور یون اسکی سچائی کا ثبوت ٹہیرین - پس مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ اپنی زندگی مین زبان قلم اور قلم زبان سے جری اللہ کی سچائی کا گواہ تہا اور اب اسکی تربت ایک **زندہ نشان** ہے اور ان لوگون کیلئے جو انکار کرتے ہین قرآن کریم کی یہ آیت بہت ہی موزون ہے۔

ویل یومئذ للمکذبین

عید آگئی اور اظہار مروّت کا وقت آگیا

خدا کا شکر اور اسکی حمد ہے کہ اسنے پہر ایک موقع خدمت دین کا دیا ہے + یعنی **عید الفطر** قریب آگئی ہے + سیالکوٹ کی جماعت (جو سابق بالخیرات ہونیکی بڑی حریص ہے) اور خدا کرے کہ ہم مین سے ہر ایک کے دل مین یہ خواہش اور آرزو ہو (آمین) کی یہ نیک اور مبارک تحریک ہمیشہ عزت اور قدر کی نظر سے دیکہی جائیگی - جو اسنے **عید فنڈ** کے نام سے کئی سال ہوئے کی تہی - اور عملی طور پر اس تحریک کو شروع کیا تہا - ہرچند اس تحریک پر عمل ہو رہا ہے لیکن مین کہہ سکتا ہون کہ جس زور اور انتظام کے ساتہہ اسپر عمل ہونا چاہیئے ابہی تک وہ بات پیدا نہین ہوئی اسلیئے کہ **عید فنڈ** کی تقریب پر ایک روپیہ تعلیم الاسلام سکول کی عام اغراض کے لیئے منجملہ دیگر مصارف عید کے اپنے اوپر لازم سمجہہ لے - پس اس لحاظ سے اگر تین لاکہہ کی جماعت مین سے پانچ ہزار آدمی بہی اس تجویز پر عمل کر لیتے تو **عیدین** کا عید فنڈ مدرسہ کی عام ضروریات کے لیئے کسی مزید چندہ کی ضرورت نہ رہنے دیتا - لیکن ایسا نہین ہوا - اسلیئے مین اپنے ناظرین کو توجہہ دلاتا ہون کہ وہ اس **عید** پر عید فنڈ کی تکمیل کا حتمی عہد کر لین اور اپنے گاؤن اور شہر کی جماعت کو خصوصًا اس ضرورت سے آگاہ کرین اور خود **عید فنڈ** کا روپیہ وصول کرکے **امین مدرسہ** کے نام بہیجدین - الحکم کے ایکہزار خریدار اگر پانچ پانچ دوسرے بہائیون سے بہی عید فنڈ وصول کرین تو پانچہزار وہ دے سکتے ہین مگر اس کے لیئے محنت اور توجہ کی ضرورت ہے - یاد رکہو کہ یہ مدرسہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ کے سلسلہ کی خاص اغراض مین کا ایک **جزو** ہے اسلیئے اسکی تکمیل ان مقاصد کی تکمیل ہے - پس ایسے وقت جبکہ محض ذاتی آسائش اور خوشیون کے لیئے - بیسیون اور صدہا روپیہ خرچ کرتے ہو کیا اللہ تعالیٰ کے لیئے **ایک روپیہ** بہی الگ نہین کر سکتے ؟

مین امید کرتا ہون کہ اس **عید** پر آئے ہوئے **عید فنڈ** مین گذشتہ سالون کی نسبت نمایان ترقی ہوگی - انشاء اللہ العزیز - اور قوم اس فنڈ کی تکمیل کے لیئے پوری سعی کرے گی۔

اس کے علاوہ یہہ بہی یاد رہے کہ **صدقۃ الفطر مساکین فنڈ** کے لیئے بہیجا جاوے اور روپیہ بہیجتے وقت صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی جُدا جُدا تصریح کر دی جاوے ملایا نہ جاوے کیونکہ مساکین فنڈ کا روپیہ بالکل الگ رکہا جاتا ہے اور اسی غرض کے لیئے خرچ کیا جاتا ہے۔

ایڈیٹر

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟!

یقینًا کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اوسکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟

حفاظت مال و اسباب کے لیئے آپ میری کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی - اور خوبصورتی کی وجہ سے سرحد پر بہی جاتے ہین - لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور پہر زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتہہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین چونکہ یہ احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اسلیئے آپ اسمین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائین گے جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجہہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکٹہے منگوائینگے تو ان کے ساتہہ خاص رعایت بہی کیجائیگی مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوالو - درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوی سٹیشن کا پتہ ضرور لکہو بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجائیگی۔

نوٹ - تمام درخواستین بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہیئے - فقط

مریضو! مولوی حکیم نورالدین صاحب کے مجرّبات سے فائدہ اوٹھاؤ

مینے اللہ تعالے پر بھروسہ کر کے ایک شفاخانہ کہولنا چاہا ہے جسمین اصول صحت کی خلاف ورزی کیوجہ سے جو لوگ دُکھ اوٹھا رہے ہون انسے بقدر طاقت ہمدردی کر دن مینے نہ نیپال کا سفر کیا ہے نہ مجھے کسی سادہو اور سنیاسی نے کوئی نسخہ بتایا ہے ہان مجھے ایک فخر حاصل ہے جو میری رائے مین بہت ہی کم مشتہرین کو حاصل ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ سالہا سال سے مین مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ثم القادیانی کے مطب مین انکے ماتحت اور نگرانی مین ہر قسم کے مریضون کا علاج حکیم صاحب موصوف کی تجویز اور تفہیم سے کرتا رہا ہون اور ابتک بہی مجھے یہ فخر حاصل ہے بلکہ خصوصیت کے ساتھ بیرونی مریضونکی خط و کتابت اور اونکے لئے نسخہ جات تجویز کرنا بہی میرے ہی سپرد ہے پس جو لوگ حضرت حکیم الامۃ کے طریق علاج اور آپکی طبی تحقیقات اور واقفیت سے واقف ہین اور مین جانتا ہون پنجاب مین کوئی جگہ ہوگی جہان ایسے واقف کار موجود نہ ہون انکے لئے اتنا کہدینا کافی ہے۔ میرے تجربہ اور اس دعوے کی تصدیق خود مولانا مولوی ممدوح کی تحریر سے بہی ہوتی ہے۔ اور اب جو مینے یہ سلسلہ شروع کیا ہے اسمین بہی میرا یہی معمول ہوگا کہ **امراض عامہ** جو اسباب عامہ کے ماتحت ہوتے ہین کا علاج تو ان ہزار ہا مرتبہ آزمودہ اور مجرب نسخون کے ذریعہ ہوگا جو مولوی صاحب کے مطب مین ہمیشہ مستعمل ہوتے ہین اور خاص اور قابل غور امراض مین مولوی صاحب ممدوح کے مشورہ سے نسخہ جات تجویز ہوا کرین گے۔ اس بنا پر یہ شفاخانہ جسکا نام **شفاخانہ فضل رحمانی** رکہا گیا ہے مینے قادیان مین کہولدیا ہے اس شفاخانہ کے ذریعہ سے ایک اور عظیم الشان کام بہی کرنا مقصود ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت حکیم الامۃ کی طبی **تحقیقات اور مجرّبات** کو جو ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری اور ہر قسم کے جدید تجربون پر مشتمل ہے۔ بذریعہ رسالجات یا کتب کے شائع کیا جاوے۔

سُرمہ زنگاری۔ حاذق طبیب مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہزار ہا مریضون پر آزمایا ہوا آنکھونکی بہت سی بیماریون خصوصًا جالا۔ دہند۔ سبل (یعنی آنکھونمین سُرخ ڈورے پڑجانا) ڈہلکا آنکھون مین پانی جانا۔ جرب جس میں پلکون کی سرخی نمودار ہو وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ **سرمہ نورالعین**۔ مولوی نورالدین صاحب کا مجرّب اور آزمودہ ہر ایک قسم کی آنکھون کی بیماریون مین اکسیر ہے جسمین بڑا جزو ہیرا ہے قیمت فی تولہ عہ **آتشک کی گولیان** قیمت فی ڈبیا عہ **آتشک کی بتیان** خواہ کیسا ہی زخم آتشک ہو صرف تین دن دہونی دینے سے خشک ہوجاتا ہے قیمت تین بتی عہ **سفوف جریان** ہر مرد کو ہو یا عورت کو چند روز کے استعمال سے مفید ثابت ہوگا قیمت فی تولہ ۸ **سفوف سوزاک** قیمت ۷ خوراک کیلئے ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) **حبوب باؤ گولا** یہ گولیان ہر اُن ہسٹریا (باؤ گولا) مین از بس مفید ہین عورتین عمومًا اس مرض مین مبتلا ہوتی ہین اور بسبب حق بہوت کے آسیب کا وہم رکہتے کے بہت سا روپیہ خرچ کرڈالتے ہین اور واندر ہی اندر گہل گہل کر مرجاتی ہین ان گولیون کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے قیمت فی ڈبیا عہ **حب طحال** قیمت فی ڈبیا ۱۲ **کہانسی کی گولیان** قیمت فی ڈبیا ۸ **حبوب بواسیر** فی ڈبیا عہ۔ **روغن شمیم** قیمت فی شیشی **بال اُڑانیکا پوڈر** فی ڈبیا عہ **حب ضیق النفس** قیمت فی ڈبیا عہ۔ **دوائے ناسور** قیمت فی ڈبیا ۔ **روغن دافع امراض گوش** قیمت فی شیشی ۸ **مرض اٹھرا کی مجرب دوائی** یہ دوائی حکیم حاذق مولوی نورالدین صاحب کی آزمائی ہوئی ہے اور سے سیکڑا دن عورتون کو فائدہ ہوتا ہے جنکے بچے مین اس مرض سے تلف ہوجاتے ہین یہ مولوی صاحب کی مجرّب چند ادویہ ہین کچھہ تو گولیان ہونگی جو عورت کو ابتدائے حمل سے شروع کرکے وضع حمل تک کہانی ہونگی کچھہ خاص قسم کی ہوئی اجوائین اور فلفل سیاہ ہوگی جو عورت کو شروع حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کہانی پڑے گی قیمت کل دوائی کی جو اس تمام عرصہ مین کہائی جاویگی عللہ **معجن** قیمت فی ڈبیا ۸ **خارش** کی عجیب دوائی فی ڈبیا ۸

لاکہہ شہادتون کی ایک شہادت

مین تصدیق کرتا ہون کہ فضل الرحمن میری تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے بعض خطرناک بیماریون ونفث الدم اور دق مین آنکی بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا مین امید کرتا ہون اگر وہ تقوی سے کام لیگا تو اسکو خود بہی اور اسکے باعث بہت لوگون کو نفع پہونچیگا آئیے میرا یہ گمان صحیح ہو آمین

نورالدین

ہر مرض کے لئے دوائی بذریعہ وی پی پارسل بہیجی جاویگی جن امراض کی تشخیص بذریعہ خط و کتابت نہین ہوسکتی ان کا علاج بجز مریض کے دیکہنے نہین کیا جاویگا۔ ہمارا کام صرف اشتہاری طبیب بننا نہین بلکہ مریض کو شفا ہونا اصل مقصود ہے ہان اسمین ذاتی نفع بہی مقصود ہوگا مگر عام اشتہاری طبیبون کی طرح نہین۔

نوٹ کسی خط کا جواب بدون جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنیکے نہین دیا جاویگا ایسے صاحب جواب آنیکی توقع نہ رکہین۔

المشتہر

مفتی فضل الرحمان منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو بنایا ہوا

نمک سلیمانی

جسکو کہ مشہور ڈاکٹر اور لندن رائل کمسٹری مدراس کے ممبر و کیمیکل اگزامینر ولیم رسٹن کرنیپر صاحب بہادر نے جانچ فرما کر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے

فوائد نمک سلیمانی

یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی قوت کا محافظ رہتا ہے اور جبکہ حالت تندرستی میں اسکے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون صالح پیدا ہوتا ہے اگر پورے پرہیز کے ساتھ روزانہ اس نمک سلیمانی کا استعمال کیا جاوے تو بیاد اور ضعف معمول سے زائد تندرستی انسان کے بدن میں پیدا ہو سکتا ہے جسکی وجہ سے ہر طرح کی کمزوری اور سستی رفع ہو کر چستی اور مردانگی پیدا ہو سکتی ہے اور انسان صحیح و تندرست رہ سکتا ہے یہ نمک سلیمانی امراض ذیل میں جو کہ معدہ کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً ہیضہ - تخمہ - بدہضمی - نفخ - قراقر - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا گلے کی سوزش پیٹ کا درد - اسہال - پیچش - ریاح کا نہ - کمی اشتہا - بواسیر - قبض ان سب شکایتوں میں مثل جادو کے اپنا اثر دکھلاتا ہے چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ اور مثانہ کی گرمی کا محافظ ہے اسوجہ سے بار بار پیشاب آنیکو بھی روکتا ہے - دمہ یا سانس کا پھولنا جو کہ بدہضمی غذا یا زیادتی بلغم سے ہو اسمیں بھی یہ مفید ہے چونکہ یہ معدہ کے فضلات فاسد کو تحلیل کرتا ہے اسوجہ سے گٹھیہ کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے - ہیضہ یا طاعون کے دنوں میں اسکا استعمال تریاق کا کام دیتا ہے -

ہزاروں سے دو چار سرٹیفکیٹوں کا خلاصہ

جناب معلی القاب دبیر الدولہ ناظم یار جنگ استاد جہان مرزا خانصاحب داغ دہلوی مقام حیدر آباد دکن بتاریخ ۱۹۰۲ء بہ جون کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپکا نمک سلیمانی استعمال کیا اور اسمیں اوصاف کے ساتھ موصوف پایا جیسا کہ اشتہار میں درج ہے اور جس شخص کو دیا گیا اس نے بھی تعریف کی - **جناب** صاحبزادہ محمد امین الرحمان خانصاحب ہمشیرہ زادہ عالی جناب نواب صاحب والی جھجھر مرحوم ۹ ستمبر ۱۹۰۲ء کو مقام لدھیانہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ واقعی آپکا نمک سلیمانی بدہضمی کھٹی ڈکار نفخ - درد رباحی درد شکم کیواسطے نہایت مفید پایا میرے چند دوست معدے کی شکایت کے شاکی تھے میرے پاس آئے میں نے آپکا نمک سلیمانی انکو دیا خدا کے فضل سے ان لوگوں کو آرام ہوا - درحقیقت آپکا نمک سلیمانی امراض معدہ کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اور میں خود درد رباحی اور کھٹی ڈکاروں کے مرض میں مبتلا تھا اس نمک سلیمانی کے استعمال سے شفا کلی حاصل ہوئی **جناب** مولوی ریاض الدین احمد صاحب استاد جناب نواب ولیعہد بہادر ریاست بھوپال تحریر فرماتے ہیں کہ میرا لڑکا پانچ برس سے بخار دست اور پیچش بیمار تھا اور ہر طرح کی دوا یونانی و ڈاکٹری کی گئی مگر فائدہ نہ ہوا آپکے نمک سلیمانی کا استعمال کرتا ہوں جس سے اسکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور امید ہے کہ آپکے نمک سلیمانی سے مرض دیرینہ دفع ہو جائیگا بارہ مہربانی دو شیشیاں نمک سلیمانی کی اور بھیجدیجیے - **جناب** بابو سالک رام سنگہ صاحب مقام ٹوکیو ملک جاپان سے ۲۳ اگست ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپ کا نہایت ممنون ہوں کہ آپکے بنائے ہوئے نمک سلیمانی نے سمندر کے سفر میں جو کہ مجکو جاپان آتے وقت درپیش تھا بہت مدد دی - سمندری بیماری مثل قے متلی و چکر وغیرہ میں اسکے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا تھا - آپکا نمک سلیمانی معدہ کی شکایتوں کے واسطے بھی نہایت ہی مجرب دوا ہے اور کھانے میں نہایت خوش ذائقہ ہے - **جناب** بابو ٹہل رام صاحب زمیندار ڈیرہ اسمعیل خان ممبر رائل ایشیاٹک سوسائٹی و سیاح یورپ امریکہ وغیرہ - ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا نمک سلیمانی صرف معدہ ہی کیواسطے اکسیر نہیں ہے بلکہ سمندر کی بیماریاں مثل متلی چکر قے بخار وغیرہ میں بھی اپنا اثر بہت اچھا دکھاتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپکا یہ نمک سلیمانی سمندر کے سفر کرنے والے لوگ اپنے ساتھ رکھکر ضرور فائدہ اٹھائینگے اور اسکے استعمال سے سمندر کی بیماریوں سے محفوظ رہینگے -

کلکٹر و مجسٹریٹ بلیا جناب پنڈت رما شنکر صاحب ایم - اے تحریر فرماتے ہیں کہ بابو گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ہاضمہ کی قوت بڑھانے کیواسطے بہت ہی مفید ہے -

جناب منشی محبوب عالم صاحب مالک و ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اپنے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۸ جنوری ۱۹۰۴ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا نمک سلیمانی ثقل معدہ سوء ہضمی پر متعدد بار آزمایا گیا نہایت مفید پایا کھٹی اور جلی ہوئی ڈکاروں کو روک دیتا ہے - غرض امراض معدہ کیلئے نہایت نافع چیز ہے جن لوگوں کو کھانا نہ ہضم ہوتا ہو تو وہ کھانیکے بعد تھوڑا سا نمک سلیمانی کھالیا کریں -

---

مفت ۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت مفت

اگر کسی کو سرمہ کی ضرورت ہو تو وہ جعلی سمجھنا چاہیئے

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار پڑیہ کردی گئی ہے - ہر کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اسکے خریدار موجود ہیں سیکڑوں سارٹیفکیٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں اور رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جن کے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے مفید ہونیکا اس سے زائد اور کیا ثبوت ہوگا کہ یکم دسمبر سے صرف ۳۱ دسمبر تک ۲۲ ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگوں نے منگوائیں - اور تجربہ کے بعد ۷۵ فیصدی کی فرمایشات آچکی ہیں اور یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے - آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہیں جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو ہر مرض میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے - ابتدائی نزول الماء میں اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ نزول الماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں جالا - پھولا - دھند - غبار - سبل - پانی بہنا - پڑبال - خارش - موتیابند ابتدائی - سرخی - ناخنہ وغیرہ وغیرہ کو چندہی روز کے استعمال سے جڑ سے کھوتا ہے بصارت بڑھاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے جڑ سے کھوتا ہے بصارت بڑھاتا ہے عام طور پر اسکے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگائے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے - ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زائد کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے تاجران دوا فروشوں اور ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہیئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے - دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے - فرمایشات ویلیو پیبل منگونے پر جانبین کا اطمینان ہوگا - محصول وغیرہ ذمہ خریدار - بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ ۸/۸ - سرمہ سیاہ بصری فی تولہ ۸/

کم خرچ بالا نشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہمنے سوتی سنگی اور مشروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کیواسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی میں یہاں کے چابکدست کاریگروں کے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہیں اور پایئداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک مرتبہ منگا کر ملاحظہ تو فرمایئے - قیمت فی تہان قسم اول طول ۱۴ گز ۰ اگرہ عرض ۱۴ گرہ عہ + قیمت فی تہان قسم دوم - طول ۱۴ گز ۸ گرہ عرض ۱۰ گرہ عہ - جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہیئے -

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

نئی شرط

اس کارخانہ نے اشتہاری دھوکہ سے بچانے کی یہ تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے - **سرمہ سلیمانی** یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جس کے چند روز کے استعمال سے جالا - پھولا - دھند - آشوب چشم - پڑبال - آنکھوں سے پانی بہنا - نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزمائش ضرور کیجیئے - بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸/ - **منجن دندان** جس کے استعمال سے مسوڑھ خواہ مسوڑھے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا یا دانتوں سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہیں قیمت فی بکس ۴/ - **پوڈر ربا الصفا** یہ پوڈر دیگر پوڈروں کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جائے مستعملہ نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں فارغ کر دینا اسی کا کام ہے قیمت فی ڈبیا خورد ۲/ ڈبیا کلاں ۴/ -

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڈھ ضلع دہلی -

---

کارخانہ احمدی رشک روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تیزی زمانہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہیں بلحاظ قدامت اب اسی ترقی دی گئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں - اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے - بنا یقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں -

راقم محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنے سے روانہ ہوگی - ناگر تیل - یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے - نزلہ آنکھوں درد سر - وغیرہ کے لئے اکسیر ہے - قیمت فی شیشی ۸/ محصول ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر کارخانہ فرحت افزا النسیم قنوج

حضرت مولانا مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ

مخدوم الملۃ کی شہادت نے قوم کے وجود میں ایک خاص حرکت پیدا کر دی ہے اور اس صدمہ کو پورے طور پر محسوس کیا ہے سفر دہلی کے اثنا میں مجھے کئی جگہ جماعتوں اور احباب سے ملنے کا موقع ملا۔

اور ہر ایک سے یہ دردِ دل سُنا مقادیر الہٰی پر ہم خدا ہی کے فضل سے خوش ہیں اور ایسے ادید الخیر کے وعدہ کے موافق سلسلہ کیلئے کسی خیر کثیر کا پیش خیمہ سمجھتے ہیں لیکن بشری فطری تقاضے ہجوم افکار سے دلکو چوٹ لگا ہی دیتے ہیں اور فی الحقیقت ایسا ہونا ہی چاہئے تھا ورنہ اللہ تعالیٰ اپنے مامور اور برگزیدہ رسول کو یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم کی وحی کیوں کرتا؟ **مخدوم الملۃ** کا صدمہ یوں تو ہر شخص نے محسوس کیا ہے لیکن جس جس قدر مرحوم کے تعلقات کسی سے زیادہ تھے اسی قدر صدمہ اس کے دل نے محسوس کیا ہے۔ **سیالکوٹ** کی جماعت (جو شہید مرحوم کے وجود پر ناز اور فخر کرتی تھی اور جسکا یہ فخر بجا اور درست تھا) کو بہت بڑا صدمہ پہونچا ہے اللہ تعالیٰ خود انکی جزا ہے + مکرمی میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے جس درد اور رقت کیساتھ مجھے خط لکھا ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ انہیں کسقدر دکھ ہوا ہے مگر میں اور خود شاہ صاحب بحمد اللہ یقیناً جانتے ہیں کہ جسقدر عظیم الشان یہ ابتلا ہے اسیقدر عظیم الشان اجر اسکے صبر میں مرکوز ہے ؎

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است
زیر آن گنج کرم بنہادہ است

میں شاہ صاحب کے خط کو کسی دوسری جگہ درج کرتا ہوں اور ذیل میں انکی ایک نظم کو جگہ دیتا ہوں جو سیالکوٹ کی انجمن احمدیہ کے خاص جلسہ میں (جو شہید مرحوم کی تعزیت کا جلسہ تھا) شاہ صاحب نے پڑھی + مخدوم الملۃ مرثیہ گوئی کو ہمیشہ ناپسند کرتے تھے اسلئے کہ کہنے والوں کے صرف الفاظ ہی الفاظ ہوتے ہیں۔ وہ عملی رنگ زیادہ چاہتے تھے اسلئے میں اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس نظم پر یا ان مضامین پر جو شہید مرحوم کے متعلق شایع ہو رہے ہیں پوری فکر کریں اور ان سے علی فائدہ اٹھائیں تاکہ مرحوم کی شہادت بھی ایک کارکن واقعہ ثابت ہو کر آپکے اعمال صالحہ کا ایک جزو ٹھیر جاوے اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے ناظرین کو یہہ توفیق عطا فرماوے آمین۔ اس نظم کے بعد شاہ صاحب کا مراسلہ بھی درج کرتا ہوں اس میں یادگار کریم کے متعلق جو بحث کی گئی ہے وہ خصوصاً قوم کی توجہ کے قابل ہے۔

ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

موت کا جینے کو جب ہے انتظار
ایسے جینے پر ہو کیون کر اعتبار
جس اقامت کا نتیجہ ہو سفر
اوس اقامت پر کہان آوے قرار
زندگی خود موت کا پیغام ہے
اس پہ ہر دم ہے فنا کا اختیار
مرگئے آخر کو جو پیدا ہوئے
موت کا سب نیک و بد ہونگے شکار
زندگی کا جس نے مقصد پا لیا
موت کا اوسکو نہیں ڈر زینہار
زندگی ہے زندگی کے واسطے ؏
اس جہان کا اُس جہان پر ہے مدار
ہے یہ عالم ایک عالم کے لئے
اوس کو وہ پاتے ہیں جو ہیں بختیار
تخم ریزی کو ملی ہے یہہ زمین
کر زراعت اس میں تو اے کاشتکار
اس فنا کے بعد ہے پر اک بقا
تجھکو محنت کے ملینگے وان ثمار
جن سعیدون نے یہہ کی ہیں محنتیں
اُن کو نظرِ غور سے دیکھہ ہوشیار
کیا سعادتمند وہ انسان ہیں
صدق سے جو حق کے ہیں خدمتگذار
کل وہی خوش ہونگے مالک کے حضور
سوچتے ہیں آج جو انجامِ کار
ان سعیدون میں تھے اک **عبد الکریم**
قوم میں پایا اونہون نے افتخار
عاشقِ قرآن تھا مردِ خدا
خدمتِ قرآن تھا اُسکا شعار
جب سے ہوش آیا اسی دُہن میں رہے
چہرہ تا دکھلائے وہ زیبا نگار
کوچہ و بازار میں واعظ بنے
ہاتہہ میں قرآن لئے مستانہ وار
جاگتے سوتے میں اُٹھتے بیٹھتے
فکر یہ ہر دم رہی لیل و نہار
وہ اندھیرے گھر کے تھے روشن چراغ
نور فرقان کا تھا دل میں انتشار
عندلیب گلشنِ قرآن نے
اس چمن میں خوب دکھلائی بہار
مرحبا قرآن کے نغمہ سراء
حق نے کیا بخشا تھا لحنِ خوشگوار
پڑھ کے بسم اللہ جب کرتے شروع
مست ہو جاتے تھے سارے ہوشیار
کیا تلاوت میں غضب کا تھا اثر
جھومتے لذت سے تھے اغیار و یار
درسِ قرآن کی وہ ان کی مجلسین
پھرتی ہیں آنکھون کے آگے باربار
جستجوئے حق رہی ان کو مدام
بندگانِ حق کے تھے وہ دوستدار
وہ پھرے ہر سو تلاشِ یار میں
چھوڑ کر دنیا کے سارے کاروبار
دیکھ کر قرآن کو پھر دیکھا نہ کچھہ
دیکھا اگر دیکھا تو اک قرآن کا یار
حامئ دینِ محمدؐ مل گیا
بیٹھے پر دامن پکڑ کر استوار
قادیان میں مل گیا آخر۔ امام
بن گیا دار الامان دار القرار
مدتون سے کر دیا ترک وطن ؏
اور فراموشی میں تھا سب کار و بار
آستانِ حضرتِ موعود پر
چھوڑ کر بیٹھے تھے سب خویش و تبار
اک ندا آئی کہ میں مامور ہون
دینِ احمد کا ہون میں خدمتگذار
میں کرون گا ظلمتِ باطل کو دور
نورِ حق کا مجھہ سے ہوگا انتشار
نور فرقان کا جہان میں ہو ظہور
ہوگا ثابت وہ کلامِ کردگار
خدمتِ اسلام کو آیا ہون میں
میں وہ ہون جس کا تھا سبکو انتظار
حملے جو اسپر ہوئے ہیں آجتک
رد کرون گا با دلیلِ استوار
دل میں تھی فرقان کی ان کے لگن
قدردان اسکا ہؤا جب آشکار
جانبِ مشرق سے آئی یہہ ندا
اس ندا پر دوڑے وہ دیوانہ وار
جنکے تھے مشتاق وہ پیدا ہوئے
پایا مقصد آ گیا دل کو قرار
اب تو من مانی مرادین مل گئین
کھولکر دل کا نکالا سب بخار
تیغ بُران کی طرح نکلا قلم
سر پہ باطل کے پڑا جون ذوالفقار
حضرتِ موعود کا وہ پہلوان ؏
نکلا جب میدان بہر کارزار
حربۂ فرقان کے جوہر کھلے
ہاتہہ دکھلائے گئے باطل پہ وار
اُن کے حملون کی پڑی عالم میں دھوم
پڑ گئی باطل پرستون میں پکار
چیخ اوٹھے سارے افسانہ پرست
حق کا پیدا ہو گیا مضمون نگار
تھا مطہر قلبِ قرآن کا امین
معنئ قرآن تھا اک رازدار
اُن کو از بر تھے مسیحا کے اصول
جن سے باطل ایک دم میں ہو فرار
اِس الہٰی کارخانہ کے لئے
آخرش اُٹھے وہ دیکر اشتہار
حق سے پایا قوم کا لیڈر خطاب
حق نے خود بخشا اونہیں عزّ و وقار
خدمتِ دین کا صلہ ان کو ملا
قوم پر پایا خدا سے افتخار
حق خدمت کر گئے اپنا ادا
جنّت الماوا ہؤا اون کا قرار
گُل کھینگے اِس چمن میں اور اب
تا کہ دکھلا دین وہ سب اپنی بہار
اے خدا تو ہے وکیل و کارساز
اور ہر اک کا تو ہے حاجت برار
سب خوشی تیری رضا جوئی میں ہے
بندگانِ حق کا ہے تجھہ پر مدار
اپنی خدمت کی ہمیں توفیق دے
دین کا ہم سے کرا کچھہ کاروبار
ہم میں پیدا ہون بہت عبد الکریم
ایک کے بدلے میں دے تو صد ہزار
جان سپاری کا سبق سب آن سے لین
یون فدا کرتے ہیں جان خدمت گذار
محو تھے قرآن میں وہ رات دن
عاشقِ قرآن کی قرآن یادگار
تیرے قرآن کے لطائف اے حبیب
یاد کرتے ہیں بچشمِ اشکبار
اے مسیحا دم کے شاگردِ رشید
اپنے مقصد میں ہؤا تو کامگار
واہ تیرا صدق اے مردِ خدا
یار کے قدمون میں کر دی جان نثار
حامدِ خستہ کے دیرینہ رفیق
رحمتیں حق کی ہون تجھہ پر بے شمار

مکتوبِ حامد

بسم اللہ نحمدہٗ ونصلی

میرے مکرم و محترم بھائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
اللہ تعالیٰ نے کا منشاء پورا ہو گیا اور ہمارے لئے فیصلہ

کیا گیا کہ ہم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے ذریعہ حضور مسیح موعود کے دربار سے جو فیوض وبرکات لینے کے عادی ہیں اس سے محروم کئے جائین - عادت بہی ایک طبیعت ثانیہ ہوتی ہے اور طبیعت کا بدلنا اور عادات راسخہ کا چہوٹ جانا گو ناممکن تو نہین مگر محال ضرور ہے - اب ہم کو ہمارے مخلص غمگسار محسن کے بجائے کوئی ایسا مونس غمگسار ملنا چاہیے جو ہماری اس کمی کو پورا کرے - ایسے نعم البدل کا ملنا ہم کو سردست مشکل نظر آتا ہے مگر اللہ تعالےٰ کے آگے کیا مشکل ہے ان مع العسر یسرًا فان مع العسر یسرا ۔ حضور مقدس کی خدمت مین سوائے نہایت ہی ضروری امور کے عریضہ ارسال کرنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوقات گرامی کو مکدر کرنا ہے - معمولی خط وکتابت نہایت دور افتادہ حضوری سے معذور خادمون کے لئے ضروری ہے اس خبر رسانی کا ذریعہ ہونا چاہیے -

. . . .

. . . . - مولوی صاحب مرحوم کی محبت اس خبر رسانی کا کافی ذریعہ تہی اصحاب بیرونجات خصوصًا لاہور سیالکوٹ کپورتہلہ ان کے مراسلہ جات سے فیضیاب ہوتے رہتے تہے - ہمارے پیارے اڈیٹران اخبار حضور کے کلمات طیبات اور ملفوظات پاک کے اندراج سے حتی الوسع دور افتادہ معذور بہائیون کو بہت خوش رکہتے ہین مگر مولوی صاحب کی تحریرات کا نرالا رنگ تہا - اور ان پرائیویٹ خطوط سے - جو حضور مقدس کے الہامات اور دیگر خاص خاص فقرات سے آراستہ ہوتے تہے دلون پر ایک عجیب اثر پڑتا تہا - اب ہم لوگون کو بالفعل کمی ہے تو اسبات کی - خیر جائے شکایت نہین اللہ تعالےٰ کی مرضی یون ہی تہی - اور سب خوشی اس کی رضاجوئی مین ہے - اب اب بجائے اسکے کہ ہم مولویصاحب مرحوم کے ذریعہ سے ترقی یاب ہوتے - اب ان کے مخلص اور نہایت پیار کرنے والون کو یہ فکر لگ رہی ہے کہ مولوی صاحب کو ان کی لایف کے ذریعہ سے آیندہ آنے والی نسلون اور موجودہ پبلک مین پیش کیا جائے اور ان کے پاک حالات سے ان کو فائدہ پہونچایا جائے - اور ایک یادگار قایم کی جاوے جس سے مرحوم کے یاد رہنے اور اس کی نیکیوں کو ہمیشہ تازہ رکہنے کا خیال باقی رہے - ان دو امرون کی بابت آپ کے الحکم مین نوٹ شایع ہوئے ہین اور مخلص جماعتون اور مونس اور محب بہائیون کو اس طرف متوجہ کیا گیا ہے لایف کے لکہنے کا کام خود آپ نے سنبہالا ہے اور یادگار کریم کی تصریح کی ہے کہ وہ کیا ہونی چاہیئے اور کس طرح اس کا قیام ہوسکتا ہے - بزرگان ملت نے حضور امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایماء اور منظوری سے ایک عاشق قرآن کی یادگار قرآن ہی قایم کی ہے جو ایک قاری کے مقرر کرنے اور چند ذہین اور جائے امید ترقی کرنے والے نوجوانون کو تعلیم قرآنی بامعنی سے اسلوب تلاوت قرآن سکہلانے سے پوری ہوسکتی ہے - کل ۲۱ - اکتوبر روز ہفتہ کی شام کو احباب سیالکوٹ کا ایک خاص جلسہ خاص اعلان کے ذریعہ ہوا اور انجمن احمدیہ نے اسبارہ مین گفتگو کی - مذاکرہ سے اسبات کی زیادہ ضرورت پائی گئی کہ یادگار کریم کو صرف معمولی شخصی چندون مین جن کے ماہواری وصول کرنے کا بکہیڑا لگا رہے محدود نہ کیا جائے بلکہ یادگار کو زیادہ پائیدار بنانے کے لئے دارالامان کے سکول کی عمارات مین ایک تخمینہ موزون خاص مکان کے ایزاد کرنے سے جس کا نام کریم منزل ہو ظاہر کیا جائے - مدرسہ مین تعلیم قرآن کی شاخ کا کہل جانا - کوئی ایسی نمایان یادگار نہین ہان اگر کریم منزل بہی ساتہہ ہو اور ایک مناسب عمدہ عالیشان عمارت کے اندر درس قرآن یعنی یادگار کریم قایم ہو تو صادرین و واردین پر ایک خاص اثر اس یادگار کریم کا پڑ سکتا ہے اور مولوی صاحب کی پائیدار یادگار باقی رہ سکتی ہے - ورنہ صرف معمولی طور پر کسی قاری صاحب کا ایک معمولی کمرہ مین بیٹہہ کر قرآن کریم کا تعلیم دیدینا اس غرض کو صحیح معنی مین ظاہر نہین کرسکتا جو ایک یادگار مین ہونی چاہیئے - جو کچہہ بزرگان ملت نے فرمایا ہے وہ بجا ہے اور درست ہے مگر کریم منزل کا قیام ہوجانا اس یادگار کریم کو زیادہ باوقعت اور قابل توجہ بنادیگا - بے شک اسکے واسطے کئی ہزار کے سرمایہ کی ضرورت ہے مگر جب ساتہہ ہی یہ خیال ہو کہ یہ ضرورت ہمارے نہایت ہی قابل ادب اور خادم قرآن مخدوم الملت کے متعلق ایک آخری ضرورت ہے تو پہر مین نہین خیال کرتا کہ اس مرحوم مخدوم الملت کے اس آخری منزل کے سنوارنے مین کسی مخلص جماعت کو دریغ ہو سیالکوٹ کی جماعت نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اس روپیہ کی بہم رسانی مین ایک کافی رقم پیش کرنے مین نمونہ بنے اور اس جماعت کا حق بہی ہے کہ ایسا کرے - چنانچہ اگلے جلسہ مین جو عنقریب ہونے والا ہے وہ اسبات کے ظاہر کرنے کے قابل ہوگی کہ کسقدر رقم وہ اس یادگار مین پیش کرسکتی ہے یہہ جلسہ ایک نظم کے پڑہنے پر ختم ہوا جو ایک خاص خط کے ذریعہ چوہدری مولابخش صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ آپ کے پاس بہیجینگے اور اسکی الگ اشاعت ہونے کی تجویز پاس ہوگئی ہے - باقی رہا لایف کے لکہنے کا کام یہ تو خود آپ نے اپنے ذمہ لیا ہے اللہ تعالےٰ اس کام مین آپ کی مدد کرے مین نے حضرت مولانا مرحوم کے پرانے مراسلات جو وقتًا فوقتًا پہنچتے رہے آج نکالے ہین - آپ نے مجہہ سے فرمایا تہا کہ مین یہ مکاتیب آپ کے پاس بہیجدون اسوقت تو میرا اور آپ کا اور خیال تہا - مگر اب جس ضرورت کیواسطے یہہ مکاتیب کارآمد ہوسکتے ہین وہ اب مولویصاحب کے متعلق آخری ضرورت ہے اور مولویصاحب کی اس دلسوزی اور محبت اسلام اور حضور مقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتہہ تعلق خاص کی نسبت وہ گہرا نقش ظاہر ہوگا جس کی خاص ضرورت لایف مین ہے مین اسبات کی ضرورت نہین سمجہتا کہ آپ کو لایف کریم کی ترتیب سمجہانے بیٹہون مگر اس مین کچہہ شک نہین کہ مجہے یا مولوی صاحب مرحوم کے کسی اور پورانے واقف کو بعض حالات کے پیدا کرنے مین آپ کو مدد دینی چاہیے -

ماسٹر غلام محمد صاحب کا بہی اس بارہ مین خاص اطلاع دینے کا خیال آپ کو ہے - کیا آپ اس تقسیم سے مجملًا ہم لوگون کو اطلاع دیسکتے ہین جو آپ نے اس لایف کریم مین ملحوظ رکہی ہے - مولویصاحب کے مکاتیب کے درج کرنے کا ایک الگ حصہ ہونا چاہیئے - اور خطبات کریم کا الگ حصہ - سیالکوٹ کی لایف کا الگ حصہ - اور پہر قادیان کی لایف کا الگ حصہ - مولوی حضرت نورالدین صاحب حکیم الامۃ کی صحبت سے فیضیاب ہونے کا الگ حصہ - سیالکوٹ کی لایف کے متعلق تو کچہہ نوٹ ہم لوگ جمع کرسکتے ہین جسکو بوقت فرصت مرتب کرکے پیش کرنے کا ارادہ ہے - مکاتیب کریمہ کے لئے مین وہ جملہ مراسلات ارسال کرتا ہون جو اس عاجز کے نام مرحوم مخدوم الملت نے وقتًا فوقتًا ارسال فرمائے تہے اور جہان تک میرے پاس موجود تہے بہجتا ہون ان خطوط مین بعض پرائیویٹ حالات بہی ہین - مگر آپ ان کو برابر نہایت غور سے ملاحظہ کرین انہین آپ بہت نور اور ہدایت کے مواد پائینگے - ہائے - یہ بہی ایک بات ہے جس کی کمی حضرت مرحوم مغفور کے جدا ہوجانے سے ہوئی - دارالامان مین بیٹہکر اس قسم کے خطوط کا تحریر کرنے والا اور نہایت محبت اور دلسوزی کے اپنے بیرونجات کے بہائیون مین تحریک پیدا کرنے والا اب کہان - خیر آپ ان مکاتیب پاک کو غور سے دیکہین اور احباب نے بہی شاید آپ کی خدمت مین ایسے خطوط ارسال کئے ہونگے کپورتہلہ مین برادرم منشی ظفر احمد صاحب کے پاس بہی ہونگے ان سب کو جمع کرین - اور مجموعی نظر سے انتخاب کرکے مکاتیب کریمہ کے حصہ مین اپنے خاص نوٹون کے ساتہہ لایف کریم مین درج کرین - بالفعل مینے اسی قدر عرض کرنا ضروری سمجہا ہے -

مرحوم کا دیرینہ رفیق خستہ حال

میر حامد ۲۲ - اکتوبر ۱۹۰۵ء از سیالکوٹ

روزانہ الحکم کا اجرا

وہ لوگ جن کے دل مین الحکم کی خاص وقعت ہے اور اسے اپنی ضروریات زندگی کا ایک لاینفک جزو سمجہتے ہین الحکم کے روزانہ اجرا پر مسرت بخش اور حوصلہ افزا تحریرین بہیج رہے ہین جو امید دلاتی ہین کہ ۵ ار دسمبر ۱۹۰۵ء تک مطلوبہ درخواستین پوری ہوجائینگی - ابہی تک جسقدر درخواستین آئی ہین گو انکی تعداد کیسی ہی کم ہو مگر اس حیثیت سے کہ اجراء روزانہ کے لئے جسقدر درخواستین سردست تجویز کی گئی تہین انہین صرف پچاس درخواستون کی کمی ہے - گویا نصف درخواستین آچکی ہین تو یہ کمی کمی نہین بلکہ اطمینان بخش ہے - مین اب روزانہ کی **ضرورت** اور **اہمیت** پر کچہہ لکہنے کی ضرورت نہین سمجہتا بلکہ قدردان وسرپرستان الحکم کو مناسب ہے کہ وہ اس تعداد کو پورا کرین جب حضرات نے ابہی تک اپنی درخواستین نہین بہیجی ہین وہ جلد بہجدین - روزانہ کیصورت اور ترتیب کا اندازہ کرنیکے لئے ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء کے الحکم کے ساتہہ نمونہ کا ایک پرچہ شایع کردیا جائیگا - مین اس سے زیادہ کچہہ نہین کرسکتا - اگر قوم نے اسپند کیا اور اسکی خریداری اور اعانت مین میرا ہاتہہ بٹایا اور درخواستین پوری ہوگئین تو انشاءاللہ العزیز اسکا اجرا ہوجائیگا دائمی جیسا مینے پہلے ظاہر کیا تہا مین اللہ تعالیٰ کی اس فضل وکرم کیوقت کا انتظار کرونگا جو روزانہ کے اجرا کیلئے مقدر ہوگا - وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم -

بعض احباب نے قیمت کے متعلق بہی لکہا ہے کہ موجودہ اردو کے روزانہ اخبارون سے زیادہ ہے - یہ سچ ہے مگر اس کی وجہ صرف کمی اشاعت اور قادیان ایسے مقام سے اسکا اجرا ہے مین لکہہ چکا ہون کہ جسوقت اشاعت چند ہو ہوجائیگی فورًا قیمت ع۱۲ سالانہ کردیجائیگی - اور حجم بہی بڑہا دیا جاویگا - آیندہ جسطرح رب کریم کو منظور ہو۔

خاکسار **یعقوب علی** ایڈیٹر الحکم قادیان

مراسلات

ذیل کی مراسلت بغیر کسی قسم کے تصرف کے درج کی جاتی ہے یہہ دکنی اردو ہے چونکہ مطلب صاف سمجھہ مین آتا ہے اسلئے ہمنے اصلاح کیضرورت نہین سمجھی۔ اتنا کہنا ضروری ہے کہ عیسائیون نے یسوع کو لعنتی مان کر انکی بہت بڑی ہتک کی ہے خدا کرے کہ عیسائیون کو اسکی اصلاح کا خیال پیدا ہو اور وہ اسی صورت مین ہو سکتا ہے کہ وہ لعنت کے مفہوم سے آگاہ ہون اور مسیح کی لعنتی موت سے انکار کرین۔ جو فی الواقعہ صحیح نہین ہے۔ ایڈیٹر۔

ایک ہندو کو یسوع کی لعنت نے عیسائی ہونے سے بچالیا

ایک ہندو جسکی مادری زبان کنڑی تھی کرستان ہونا چاہتا تھا۔ خاکسار سے سلسلۂ گفتگو یون شروع کیا۔

ہندو مجھے سچے مذہب کی تلاش ہے اس لئے مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ کیا آپکے یہان بھی گناہون سے پاک ہونے کے لئے کوئی فدیہ ہو چکا ہے۔ جیسے پادری صاحبون کے یہان اون گناہون کے بدلے مین یسوع کی قربانی ہو چکی ہے۔ چنانچہ اون کی کتاب گلیتون کے ۳- باب ۱۳- آیت مین لکھا ہے کہ۔

مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ۔ وہ ہمارے بدلے مین لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہے جو کوئی کاٹھہ پر لٹکایا گیا ہو لعنتی ہے۔

احمدی۔ ہم اپنے گناہ ایک برگزیدۂ خدا کے سر تھوپ کر اوسکو ہمیشہ کے لئے مردود و خدا سے روگردان ماننے سے لاکھہ درجہ بہتر ہے کہ گناہون کے بدلے ہمین خود ہی دوزخ مین چلے جائین۔ ہمارا مذہب ایسے بیہودہ گوئیون اور بے سود باتون سے بالکل صاف و پاک ہے

ہندو۔ پادری صاحبان یہ کب کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا۔ بلکہ وہ تو یہہ کہتے ہین کہ تین روز کے لئے لعنتی ہوا اسکے بعد وہ باپ کے سیدھے ہات پر جا بیٹھا۔

احمدی۔ لعنت کا ترجمہ تمہاری کنڑی زبان مین کیا ہوتا ہے معلوم نہین۔ مگر اوس کا مفہوم یہہ ہے کہ جسپر لعنت پڑتی ہے وہ خدا کا دشمن اور خدا کے نیک بندون کا دشمن ہوجاتا ہے۔ چند دنون کے لئے نہین بلکہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوتا ہے۔ دیکھو شیطان پر لعنت پڑی تو وہ ہمیشہ کے واسطے خدا کی درگاہ سے راندا گیا و مردود ہوا۔

ہندو۔ ہان ایک رو سے آپکا کہنا صحیح معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ سرکار مین جو کوئی ایک دفعہ کسی جرم کے بدلے مین سزا پایا ہے تو اوسکا نام ہمیشہ کے لئے **بدمعاشون** مین لکھا جاتا ہے۔ ایسا تو ہو نہین سکتا کہ وہ چند دنون کے لئے بدمعاش گنا جائے۔ پھر اوس کے بعد وہ نیک معاش کہلائے۔ چونکہ یسوع جب ہمارے گناہون کے بدلے مین ایک وقت واجبی سزا بھگتنے کیوجہ سے اوسکو لعنتی کہا گیا ہے تو غالباً ضرور وہ تو ہمیشہ کے لئے اسی نام کے نیچے رہیگا۔

احمدی۔ بزرگان دین و محبان خدا کی نسبت ایسے القاب بولتے ہوئے ہمارا دل کانپ اٹھتا ہے معلوم نہین اوس کو ایسا لقب کیون دیا گیا۔ بھلا تم خیال کر سکتے ہو کہ جس مذہب کا پیشوا ہی ایسے ناپاک و تاریک گڑھے مین گرا ہے تو اوس کے تابعدارون کی نجات کی کیا امید ہے سہ

این خیال است و محال است و جنون

ہندو۔ پھر تمہارے مذہب مین گناہون سے نجات پانے کا کیا طریق ہے بیان کرو۔

احمدی۔ گناہ روح کی بیماری ہے جیسے جسم کی بیماری اپنے جسم کے لئے رنج و درد کا باعث ہوتی ہے ویسا ہی گناہ بھی روح کی بیماری کا باعث ہے گویا گناہ ہی عین دوزخ ہے۔ اوس سے نجات پانے کے لئے ہمارے مذہب مین یہ طریق ہے کہ جیسے جسم کا بیمار اپنی صحت و شفا کے لئے خود ہی دوا کہاتا ہے۔ ویسا ہی روح کی بیماری کے لئے خود بیمار ہی توبہ اور پشیمانی کی گولیان کہائے۔ اور استغفار کا کاڑھا پیا کرے۔ اور آیندہ آنیوالے دنون مین اون کامون سے پرہیز کرے جن سے بیماری عود کرتی یا کرنے کا اندیشہ ہے۔ مگر ایسا تو کبھی ہو نہین سکتا کہ ایک شخص بیمار ہو اور دوسرا شخص اوسکے لئے دوا کہائے۔ یا مر جائے۔ اور وہ بیمار صحت پائے۔

ہندو۔ واقعی آپکا کہنا ٹھیک معلوم ہوتا ہے مین اب کرستان ہونے مین جلدی نہین کرونگا اور خوب سوچ سمجھہ کر دریافت کرکے حق کیا ہے معلوم کرونگا۔ اگر میرے قیاس کے مطابق یسوع کو لعنتی مانا جائے۔ تو دو باتون مین سے کوئی ایک بات تو ضرور جھوٹی ہوگی۔ یا تو یسوع نبی ہوگا اگر سچا ہے تو لعنتی موت سے نہین مرا ہوگا۔

احمدی۔ بے شک لعنت و نبوت ایک جگہ جمع نہین ہو سکتی۔ یہہ اجتماع ضدّین محال ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت یسوع تو لعنتی موت سے ہرگز نہین مرے بلکہ وہ اوس سے نجات پائے دیکھو خود اون کی کتابون مین لکھا ہے۔ ۲ باب دوسری آیت فرنتیون مین ہی۔ خدا کہتا ہے۔

ہمنے قبولیت کے وقت مین تیری سنی اور نجات کے دن تیری مدد کی یعنے یسوع رات کیوقت جو اکثر دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے رو رو کر موت کا پیالہ ٹلنے کے لئے جو دعا کی تھی وہ سنی گئی۔ اور اللہ نے اوس کی مدد فرما کے لعنتی موت سے نجات دی۔

چنانچہ دوسری جگہ عبرانیون ۵ باب ۷ آیت مین لکھا ہے کہ یسوع نے (بہت رو رو اور آنسو بہا بہا کے اوس سے جو اوسکو موت سے بچا سکتا تہا دعائین اور منتین کین اور تحمل کے سبب اوسکی سنی گئی۔ سننے سے مراد۔ یہان دعا کا قبول کرنا ہے۔ یہہ تو ہو نہین سکتا کہ خدا کبھی بہرا ہوتا ہے اور کبھی سنتا ہے وہ تو ہمیشہ سنتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو ہم کہین کہ پانی لاؤ۔ اور وہ نہ لاوے تو اوس کو الزام دیتے ہین کہ تو نے ہماری بات نہ سنی۔ حالانکہ وہ کانون سے سن چکا تہا مگر اوس پر عمل نکرنے کی وجہ سے اوسکو نہین سنا کرکے الزام دیا جاتا ہے۔ ایسے اللہ جل جلالہ کے یہان اسکی دعا سنی گئی۔ یعنی جیسے اوسکی آرزو لعنتی موت کا پیالہ ٹلنے کی تہی ٹال دیا۔ اور اوسکو رحمتی موت سے فوت کرکے لعنتی موت سے بچالیا۔ اسپر جو لوگ اپنے گناہون کا بوجہ اوتار لینے کے لئے اوسکو لعنتی موت مارتے ہین وہ جانے اور اون کا یسوع ہم تو اس عقیدہ سے پاک ہین۔ فقط

خاکسار عبد اللہ احمدی نیماپور

اِستفسار اور اُنکے جواب

سوال اوّل۔ اگر ذبح کنندہ وقت ذبح کے بسم اللہ بہول جاوے تو ذبیحہ کے استعمال مین آپ کیا فرماتے ہین۔

سوال دوم۔ بندوق پر بسم اللہ پڑہ کر شکار مارا جاوے اور اوشکار قبل ذبح کے مر جاوے۔ تو اس کے کہانے مین آپ کیا رائے فرماتے ہین۔

جواب

(۱) اگر ذبح کنندہ وقت ذبح کے بسم اللہ بہول جائے تو ایسے ذبیحہ کا کہانا جائز ہے اگر بظاہر اس صورت مین معلوم ہوتا ہے کہ آیۂ شریفہ (ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ) کی مخالفت کیجاتی ہے لیکن اگر عمیق نظر سے دیکھا جائے تو کسی قسم کی مخالفت نہین بلکہ ناسی مسلم ذاکر کے حکم مین داخل ہے کیونکہ ناسی حکماً ذاکر ہے۔ طبیعت داعیہ الی الاسلام ذکر کے قایم مقام ہے یہہ ہی معنی اوس حدیث کے ہین۔ جو دار قطنی اور در منثور وغیرہ مین ہے (المسلم یذبح علے اسم اللہ۔ سمّی اولم یسم مالم یتعمد) پس وہ ذبیحہ جسپر بصورت نسیان۔ بسم اللہ نہین پڑہی گئی۔ (لم یذکر اسم اللہ علیہ) کے تحت مین داخل نہین ہے۔ بلکہ (ذکر اسم اللہ علیہ) کے تحت مین داخل ہے۔

(۲) بندوق پر بسم اللہ پڑہ کر جو شکار حلال جانورون مین سے مارا جائے۔ اور شکار قبل ذبح مر جاوے تو اوسکا کہانا جائز ہے دیکھو کتب فتاوی شامی وغیرہ کو۔

مردہ الراجی الی عفو ربہ الکریم عبد الرحیم

اِستفسار

عصر اور فجر کی فرض نماز کے بعد سجدہ حرام بتلایا جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟ اگر کوئی شخص فجر کی نماز مین جماعت کے ساتھہ بغیر ادا کرنے سنت کے ثواب جماعت فوت ہونے کے خیال سے شامل ہوجائے اور بعد سلام سورج نکلنے کے قبل دو رکعت سنت ادا کر سکتا ہے یا نہین اور عصر کے بعد جو سجدہ حرام بتلایا جاتا ہے وہ کسطرح سے؟

یہہ امر یقینی ہے کہ سورج کے نکلتے وقت اور ڈوبتے وقت سجدہ نہ کرنا چاہیئے؟

(نوٹ)۔ براہ کرم استفسار بالا کا جواب درج اخبار فرما دیجئے۔

خاکسار محمد عمر احمدی صدر مدرس مدرسہ کورٹلہ تعلقہ ....

.... نمبر خریداری اخبار الحکم ۱۲۱۶

الجواب

(۱) عصر اور فجر کی فرضی نماز کے بعد سجدہ حرام نہیں ہے مگر اولیٰ تاخیر ہے - دیکھو کتب دینیات - کبیری و مظاہر حق وغیرہ شرح مشکوٰۃ کو کہ اوس مین لکہا ہے - اگر سجدہ تلاوت ان اوقات مین کرے تو جائز ہے - مگر افضل یہہ ہے کہ اس سجدہ کو تاخیر سے ان اوقات مین ادا کرے کیونکہ اس سجدہ کی تاخیر مین سجدہ کا فوت ہونا لازم نہین آتا اور نہ سجدہ کا قضا ہونا لازم آتا ہے کیونکہ جو کسی وقت کے ساتہہ مقید نہین اوس کی تاخیر مین یہ نہین کہہ سکتے - کہ وہ فوت ہوگئی اور قضا تاخیر کے بعد جو اوسکو کیا جائے تو یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ وقت قضا ہے بلکہ جب کیا جاوے پس وہ ادا ہے اور سجدہ تلاوت بہی اسی قبیل سے ہے کہ وہ کسی وقت کے ساتہہ مقید نہین -

(۲) فجر کی سنتین اگر قضا ہو جائین تو پڑہنا انکا بعد فرضوں کے قبل طلوع آفتاب منع نہین اور بعد طلوع آفتاب کے بہی پڑہنا انکا جائز ہے چنانچہ در بارہ پڑہنے ان سنتون کے بعد صلوٰۃ مفروضہ اور قبل طلوع شمس - ابن حزم نے المحلی مین ایک حدیث لکہی ہے اور وہ یہ ہے عن عطا ابن ابی رباح عن رجل من الانصار قال رأی رسول اللہ صلے اللہ (علیہ) وسلم رجلاً یصلی بعد الغداۃ - فقال یا رسول اللہ لم اکن صلیت رکعتی الفجر فصلیتہما الآن فلم یقل لہ شیئاً) اور اسی کے قریب قریب ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور در بارہ پڑہنے سنتون کے بعد طلوع شمس کے ابوبکر ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے - عن نافع عن ابن عمرؓ انہ صلی رکعتی الفجر بعد ما اضحیٰ اور ترمذی مین ہے عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلہما بعد ما تطلع الشمس -

میرے نزدیک محقق امر یہ ہے کہ بعد ارتفاع شمس کے سنتون کا پڑہنا افضل ہے - و اللہ اعلم بالصواب - حررہ الراجی الیٰ ربہ الکریم عبد الرحیم - عفی اللہ عنہ -

کون توجہ کریگا؟

ذیل مین مین اپنے عزیز بہائی منشی غلام محمد صاحب پہلوری کا ایک چہوٹا سا مراسلہ درج کرتا ہون جو انہون نے اپنے بچے کے متعلق لکہا ہے - مین یقین رکہتا ہون کہ بعض احمدی جو چرم کے سوداگر ہین اور ایک وسیع پیمانہ پر ان کے کارخانہ ہین - وہ منشی غلام محمد صاحب کے صاحبزادہ کو اپنے کارخانہ مین رکہہ کر کام سکہائینگے خصوصاً مین شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آبادی کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ اپنے بہائی کو مدد دین -

فی الحقیقت صنعتی اور حرفتی تعلیم کی طرف قوم کے بچوّن کو توجہ دلانا اور ان کے لئے ایسی تعلیم کا سامان بہم پہونچانا قوم کا فرض ہے - لیکن جس حال مین ابہی تک سکول کے لئے بہت سی ضرورتین ہر وقت دست سوال دراز کئے ہوئے ہین کسی اور شعبہ اور شاخ کی طرف کیسے توجہ ہو تاہم اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت آجائیگا کہ ہم آپ ہی ایسی ضرورتون کو پورا کر سکین گے -

شیخ نیاز احمد صاحب (جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک درخشندہ نمونہ ہین اور خدا کے فضل سے ایک عمدہ کارخانہ چرم کار رکہتے ہین) اگر اس بچہ کو اپنے کارخانہ مین رکہہ کر کام سکہائین تو بہت مفید ہوگا - اور مجہے یقین ہے کہ اس نوٹ کو پڑہ لینے کے بعد انہین تامل نہ ہوگا - ایڈیٹر -

الغیاث! الغیاث!!

میرا لڑکا جو بفضلہ آج بیس برس کی عمر کا ہے چودہ سال متواتر بیمار رہنے کے باعث علم جیسی بے بہا نعمت سے محروم رہ گیا - جب سکول کے ماسٹرون نے اُسے علمی لائن کے قابل نہ پایا اور اوسکی بڑہائی سے جواب دیدیا تو مین نے اُسے سلائی کا ہنر سکہانا چاہا مگر ہائے بخل تیرا ستیاناس ہو تو نے قوم کے عروج مین روڑا اٹکایا ہوا ہے اگر تو نہ ہوتا تو قوم کی افراد اس ذلیل حالت مین نظر نہ آتی -

آہ! بعض وہ فیاض دل ہین جو اپنی جیب سے خرچ دیکر قوم کے بچوّن کو ولایت بہیجتے ہین - اور ایک وہ ہین جو اپنے ہاتہہ کا ہنر بتانے ہی بخل کرتے ہین - ایک روز مین اپنی قوم کے ایسے بخیل ہنرمندون کا گلہ کر رہا تہا کہ اسی اثنا مین میرے ایک ماتحت نے مجہے کہا کہ اگر آپ اوزار جلد بندی صاحبزادہ کو منگوا دین تو مین سکہا دون - مینے فوراً اوزار منگوا دیئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لڑکا کو ادہورا چہوڑ کر ہی چلتا ہؤا - **بتا اے قوم!** اگر مین تیرا گلہ نہ کرون تو کیا کرون؟ ایک دن وہ تہا - کہ تیرے چشمۂ فیض سے غیر قومین سیراب ہوکر دور دراز ملکون مین جا کر تیری فیاضی کے گیت گایا کرتی تہین -

اور ایک دن یہ ہے کہ تیرا ہی بہائی تیرے ہی ملک مین تیرے بخل کے گیت گا رہا ہے ؎

قوم گنتی مین ہو گو مور و ملخ سے بہی سوا
مر گئے جب قوم کے دل قوم مین پہر کیا رہا
چُپکے چُپکے حاجتین کرتی تہی سب اُنکی روا
فقر و فاقہ انکا خلقت پر عیان ہوتا نہ تہا

ہنرمندون کے اس بخل کو دیکہکر مینے اپنے لخت جگر کو تجارت پیشہ مین لگانے کی صلاح کی مین تجربہ کیجئے ضرورت محسوس ہوئی اسلئے پہر مجہے قوم کے تجارت پیشہ اصحاب کی طرف جہکنا پڑا - ہنرمندون کے فعل نے گو میری امیدون پر پانی پہیرا ہؤا تہا مگر میرا دل تجارت پیشہ اصحاب کی طرف سے گواہی دیتا تہا کہ وہ بڑے وسیع الاخلاق ہوتے ہین -

بمبئی اور رنگون مین اکثر تجار قوم کے بچوّن کو اپنے کارخانون مین بڑی خوشی سے رکہتے ہین اور انہین بلا دخل بخل تجارت پیشہ مین ماہر کرتے ہین - غرض یہی امید مجہے مالکان کارخانہ چرم کی خدمت مین لے گئی - مگر افسوس کہ کسی بہائی کو بہی مجہپر اور میرے لخت جگر پر رحم نہ آیا مین نے یہانتک کہ مین لڑکے کی ضروریات کا بوجہہ اپنے ذمہ لیتا ہون اگر آپ اسے اپنا فرزند سمجہین تو زہے قسمت ورنہ بلا تنخواہ خدمتگار ہی سمجہہ لین مگر ع

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

کہان ہادیٔ قوم کے وہ آب زر سے لکہنے والے کلمات "انما المومنون اخوۃ" اور کہان مذکورہ بالا سلوک ؎

کہول کر کچہہ اپنی آنکہین دیکہہ اے قوم متین
گم ہوئی جاتی ہے تجہہ سے عزت دنیا و دین
ایک رونا ہو تو رو لین رو ئینگے کس کس کو ہم
اپنتو گویا کل ہماری ایک بہی سیدہی نہین

اے قوم! مجہے تو اس لڑکے کی حالت پر رحم آتا ہے اور میرا دل رات دن اس غم مین بیٹہا جاتا ہے - بہلا بتا تو سہی کہ کیا یہ میری رام کہانی تیرے دل مین بہی کچہہ گدگدی پیدا کریگی؟ اور کیا تو لبیک کہیگی؟

تقاضۂ بشریت تو یہی ہے کہ تو لبیک کہے
اور اس لخت جگر سے جگری محبت کرے ؎

کرو اہل اسلام سے تم بہلائی
کہ مومن ہین آپس مین ماں جائے بہائی
تفاوت نہ اپنے پرائے مین سمجہو
کہ کافی ہے پیوند اسلام تم کو

از شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور } خاکسار غلام محمد پہلوری ۶- نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ کی آمد

یہ چند سطرین مین آپ کی خدمت مین حضرت امام علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق لکہتا ہون - لنگر خانہ کی آمد کی کمی بسا اوقات باعث تشویش ہوتی ہے اس سے دو تین سال پہلے جب حضرت اقدس نے خود ایک اشتہار بعنوان لنگر خانہ کے انتظام کے لئے شایع فرمایا تہا تو اُس وقت بہی یہی تکلیف پیش آئی تہی اب خرچ تو اوسوقت سے ڈیوڑہا ہو گیا ہے یعنی اوسوقت آٹہہ سو روپیہ ماہوار تہا تو اسوقت بارہ سو روپیہ ماہوار ہو گیا ہے اور آمد کی یہ حالت ہے کہ دن بدن کم ہوتے ہوتے ان دنون مین خصوصاً بہت ہی تنزل کی حالت مین ہے اور حضور کی اوقات گرامی جو ایسی تشویشون سے خالی ہونی چاہیئے ان مین یہ باتین مخل ہو جاتی ہین - مین امید نہین کرتا کہ کوئی اس سلسلہ کا مخلص احباب کو گوارا کر سکے گا کہ حضور کو یہ تکلیف تشویش مین ڈالنے والی ہو - اگرچہ یہ سارا انتظام توکلاً علی اللہ ہی ہو رہا ہے مگر تاہم یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسا انتظام کیا جاوے جیسا حضور نے پہلے بہی ایک دفعہ اشتہار دیا تہا - اس اشتہار مین حضرت اقدس نے یہ تحریر فرمایا تہا کہ "ان لوگون کے ساتہہ جو مرید کہلاتے ہین مین یہ آخری فیصلہ کرتا ہون مجہے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہی سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر مین مرید ہین جو اعانت اور نصرت مین مشغول ہین ..... سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے - کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بہیج سکتا ہے ..... گو ایک پیسہ ماہواری ہو -

اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ بھی مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد وہ سلسلہ میں نہیں رہ سکیگا ... اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا۔"

تین طرح سے موجودہ آمد میں ترقی کی صورت ہو سکتی ہے اور امید ہے کہ مخلص احباب ان تینوں طریق پر پوری سعی فرماوینگے۔

اوّل - فہرست چندہ میں جو اسوقت موجود ہے صرف دو ہزار چندہ دہندگان کا نام موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکثرت احباب ایسے ہیں جنکو ابھی تک حضرت اقدس کے ارشاد کا پورا علم نہیں ہوا یا انہوں نے ٹھیک طرح سے اوس کو سمجھا نہیں۔ پس جہاں جہاں کسی دوست احمدی احباب کا پتہ معلوم ہے جو ابھی تک چندہ دہندگان میں شامل نہیں وہ اونکو شامل کرنے کی کوشش کریں اور ان کو حضرت اقدس کے اس منشاء سے پوری طرح سے آگاہ کریں - اور ان میں ایک مستعد آدمی کو مقرر کریں جو باقاعدہ چندہ وصول کر کے ماہوار بھیجدیا کرے۔ **دویم** اس فہرست میں اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں سے ایک آدمی کو چندہ دینے والا مقرر کر لیا گیا ہے - اور باقی افراد عورتیں ہوں یا لڑکے لڑکیاں وہ اس فرض سے سبکدوش سمجھے گئے ہیں حالانکہ یہ فرض کفایہ نہیں - بلکہ حضرت اقدس کے یہ لفظ ہیں کہ ہر ایک شخص کو جو اپنے آپ کو اس سلسلہ میں سمجھتا ہے خواہ وہ مرد ہے یا عورت یا لڑکا الگ الگ چندہ دینا چاہیئے - اور کوئی بھی اس حکم سے مستثنیٰ نہیں - کیا یہ تعجب کی بات نہیں کہ دو لاکھ یا اس سے بھی زیادہ مریدوں میں سے جو سلسلہ بیعت میں داخل ہو چکے ہوں صرف دو ہزار چندہ دینے والے ہوں - گویا بحساب اوسط سو سے بھی زیادہ بیعت کرنے والوں میں سے صرف ایک چندہ دینے والا ہوا - اور پھر جیسا کہ مردوں کو اس اعانت میں حصہ لینا چاہیئے - عورتیں کیوں الگ رہیں - اور ایسے ہی گھر کے دوسرے افراد سب کے سب شامل ہونے چاہئیں - صرف حافظ ہی میں ۱۹۰۱ء کی مردم شماری میں سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ (۱۱۰۸۷) احمدی تھے اگر یہ کل احمدی فی کس ایک پیسہ ماہوار کے حساب سے بھی چندہ دیں تو پونے دوسو روپیہ ماہوار چندہ اس حساب سے آنا چاہیئے حالانکہ اب تعداد اور بھی بڑھی ہوئی ہے - اسی طرح ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے چندہ اپنے اوپر فرض کرے خواہ مرد ہو یا عورت تو ایک ایک پیسہ بھی دیں تو لنگر خانہ کا انتظام باسانی چل سکتا ہے پس سب سے زیادہ زور دینے کے قابل یہی دو باتیں ہیں اوّل تو جہاں حضرت اقدس کے ارشاد کی پوری طرح خبر نہیں وہاں خبر پہنچا کر ان لوگوں کو ماہوار مستقل اعانت پر آمادہ کیا جاوے اور اپنے اپنے گھروں میں عورتوں اور بچوں کو بھی اس میں شریک کیا جاوے - اور فہرست چندہ میں جو کچھ انکا چندہ ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو یا دھیلہ الگ دکھایا جاوے بلکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی بہ نیت حصول ثواب اس میں شامل کر لیا جاوے - **سویم** - تیسری تجویز یہ ہے کہ جو صاحب آمدنی کا ذریعہ رکھتے ہیں وہ اپنے اپنے چندہ کو بڑھادیں انکے تھوڑا تھوڑا بڑھانے سے مجموعی آمد میں بہت بڑی ترقی ہو سکتی ہے مجھے کئی دفعہ خیال آیا ہے کہ احباب اگر اپنی آمد کا دسواں حصہ خالص سلسلہ کی ضروریات کے لئے الگ کر دیا کریں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہاں ایسا ہو سکتا ہے کہ جن احباب کی آمدنی مثلاً دس روپیہ ماہوار سے بھی کم ہے وہ حسب استطاعت دسویں حصہ سے کم دیدیا کریں اور جنکی آمدنی سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہے وہ حسب استطاعت زیادہ دیدیا کریں - آخر جو وعدہ بیعت کیوقت جاتا ہے اسکو بھی تو کسیقدر پیش نظر رکھنا چاہیئے - دین کو دنیا پر مقدم کرنا سہل امر نہیں مگر جہانتک ہو سکے دین کیلئے دن بدن قدم آگے تو رکھنا چاہیئے - یاد رہے کہ میری غرض یہ ہے کہ دسواں حصہ صرف ضروریات سلسلہ کے لئے دیا جاوے جس میں لنگر خانہ اور مدرسہ اور اشاعت کا کام شامل ہیں - یہی سلسلہ کی اصل اور بڑی شاخیں اور مقدم ضرورتیں ہیں اخباروں یا کتابوں کی قیمت ایک الگ چیز ہے کیونکہ وہ معاوضہ میں دیجاتی ہے - اور ان ضروریات میں بھی لنگر خانہ سب سے مقدم ہے کیونکہ اسکے اخراجات بہ نسبت دوسری شاخوں کے بہت زیادہ ہیں -

زکوٰۃ - ان باتوں کے علاوہ ایک اور ضروری عرض ہے اور وہ بھی میں بایمائے حضرت امام علیہ السلام ہی لکھتا ہوں - اور وہ ہے زکوٰۃ کے متعلق - اسی اشتہار کے متعلق لنگر خانہ میں جس کا پہلے اوپر ذکر کیا ہے - حضرت اقدس نے اخیر پر یہ بھی تحریر فرمایا تھا کہ "یہ بھی مناسب ہے کہ صدقات اور زکوٰۃ وراس طرح کی ہر مد کا روپیہ بھی یہاں آنا چاہیئے۔" مگر اس کی طرف بہت ہی کم میں کہہ سکتا ہوں شاذونادر احباب نے توجہ کی ہے - جس دن حضور علیہ السلام نے لنگر خانہ کے متعلق تحریک کے لئے حکم دیا اوسی دن میں نے یہ بھی عرض کیا تھا اور یہ بعض احباب سیالکوٹ و لاہور کی تحریک سے تھا کہ زکوٰۃ کا روپیہ اکثر لوگ یا تو شاید الگ کر کے نکالتے ہی نہیں اور یا نکالتے ہیں تو اپنی اپنی جگہ پر مناسب موقع پر خرچ کر لیتے ہیں - جس پر آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی سب یہاں آنا چاہیئے اور پھر یہاں حسب ضرورت خرچ ہونا چاہیئے - اوّل تو زکوٰۃ دی بہت کم جاتی ہے حالانکہ بہت گھر ایسے ہوتے ہیں جہاں اگر نقد مال جمع نہ ہو تو کم از کم زیور ضرور اسقدر مالیت کا ہوتا ہے جس پر زکوٰۃ ضروری ہے - اور اس طرف توجہ اس لئے نہیں ہوتی کہ زکوٰۃ کا فنڈ الگ جمع نہیں ہوتا ورنہ اگر یہ روپیہ سب ایکجا جمع کیا جاوے تو خود تحریک کا باعث ہوتا ہے - **دویم** زکوٰۃ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیشہ ایک جگہ جمع ہوتی رہی اور یہ کبھی اجازت نہ تھی کہ ہر شخص جہاں چاہے اُسے خرچ کرے پس اب بھی وہی صورت ہونی چاہیئے یہی حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی ایک استفسار پر فرمایا تھا - پس نہایت ضروری ہے کہ آئندہ زکوٰۃ کا کل روپیہ ایک جگہ قادیان میں جمع ہو - اور یہ روپیہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس جمع ہوگا مگر بھیجنے والے صرف اس پتہ پر بھیجیں - **امین زکوٰۃ فنڈ قادیان** تاکہ یہ روپیہ الگ کا الگ جمع ہوتا رہے اسکا سارا حساب کتاب الگ ہوگا - یاد رہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ مخصوص ہو کر الگ فنڈ زکوٰۃ میں آنا چاہیئے اور اسکا تعلق دوسرے کسی چندہ یا مد سے کچھ نہیں پھر بموجب ارشاد حضرت اقدس اسکو مناسب موقع پر خرچ کیا جاوے گا -

آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ چٹھی ہر ایک دوست کے نام تو بھیجی نہیں جا سکتی مگر جسقدر جماعتوں کے پتے رجسٹر آمد میں موجود تھے ان سب جماعتوں میں ایک ایک آدمی کے نام بھیجی جاتی ہے جنکی معرفت چندہ آتا ہے - وہ خود جماعت میں پوری تحریک کر کے ایک فرد تیار کرکے اور ماہوار چندہ ہر ایک کا اس کے نام کے سامنے لکھکر وہ فرد یہاں بھیجدیں تاکہ ان فہرستوں کا ایک رجسٹر میں اندراج کر لیا جاوے - اور جب چندہ ماہوار آوے تو درج کر لیا جایا کرے - یا بقایا کی صورت میں مطالبہ کیا جایا کرے - حضرت اقدس کا منشاء ہے کہ یہ کام بہت سرگرمی سے ہونا چاہیئے - ایسی فہرستیں خاکسار راقم کے نام آنی چاہئیں - تاکہ انکا اندراج ہوتا رہے مگر روپیہ لنگر خانہ کا صرف حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے اور روپیہ کے ساتھ ایک فہرست آنی چاہیئے - خواہ اگر گنجائش ہو کوپن میں دے دیجاوے ورنہ الگ خط میں بھیجدی جایا کرے -

والسلام

خاکسار **محمد علی** از قادیان - ۳۱ - اکتوبر ۱۹۰۵ء

چندہ بھیجنے والے احباب توجہ کریں

(۱) حضرت اقدس کے نام جو منی آرڈر بھیجا جائے وہ ایسا ہونا چاہیئے - جو لنگر خانہ یا صرف حضرت کی ذات خاص کیلئے ہو بعض احباب کل مدات کا روپیہ ایک جگہ حضرت صاحب کے نام بھیجکر پھر اسکی تفصیل دیتے ہیں کہ فلاں مد میں اسقدر اور فلاں فنڈ میں اسقدر جس سے حضرت اقدس کو تکلیف ہوتی ہے آپ کے اوقات ایسے فضول حسابوں سے خالی ہونے چاہئیں - اسلئے سوا اون مدات کے جنکا ذکر اوپر ہوا احباب روپیہ مدات متعلقہ میں بھیجا کریں - یا اگر اکٹھا بھیجنا ہو تو بجائے حضور علیہ السلام کے نام پر بھیجنے کے کسی دوسرے صاحب کے نام بھیجدیا کریں جسکو ہر قسم کی تقسیم کی فرصت ہو -

(۲) منی آرڈر کوپن عموماً خالی ہوتے ہیں یا ایسے ضروری باتیں نہیں ہوتیں - مثال کے طور پر بیان کرتا ہوں کہ ابھی حضرت اقدس کی جانب سے چند کوپن آئے ہیں ان میں سے ایک کوپن پر یہ عبارت ہے عہ چندہ لنگر عہ مدرسہ - عہ میگزین - ۸ مسکین فنڈ ۵ کالج فنڈ نام اور پتہ ندارد ہے اب اگر تقسیم کی جائے تو کسطرح اور کس صاحب کے نام یہ روپیہ لکھا جاوے - ایک اور کوپن میں ہے کہ للعہ اشاعت میگزین کے لئے بھیجے جاتی ہیں نام عبدالمجید بی اے درج ہے مگر پتہ ندارد - اوّل تو میگزین کا روپیہ براہ راست بنام منیجر آنا چاہیئے - اب دوسری دقت یہ ہے کہ رسید کسکو بھیجیں - ایک تیسرے کوپن میں ہے - چندہ لنگر ماہ اکتوبر و نومبر ارسال ہے قبول فرمایا جاوے - عاجز عطاء اللہ - رقم چندہ درج نہیں نہ کوئی تفصیل ہے نہ فرستندہ کا کوئی پتہ ہے - ایک اور کوپن میں درج ہے کہ چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اسقدر ارسال ہے مگر تفصیل نہیں کہ لنگر خانہ کا کسقدر ہے اور مدرسہ کا کسقدر اور کس کس مہینہ کا - پھر نام درج ہے - پتہ ندارد - ایک کوپن بالکل خالی ہے - غرضیکہ سوائے ایک کوپن کے کسی پر کچھ بھی نہیں کسی پر پتہ نہیں کسی پر تفصیل نہیں -

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء (قبل دوپہر)

آج ایک تُرک اور ایک یہودی اعلےٰ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت اقدسؑ سے چند سوالات پوچھے جواب بمعیت ذیل میں درج کرتا ہوں۔ یہ یاد رہے کہ سوال جواب عربی زبان میں تھے میں انکا مفہوم لیکر اردو میں لکھتا ہوں۔ ایڈیٹر۔

تُرک۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں مہدی ہوں اور احادیث میں آیا ہے کہ مہدی جب آئیگا تو لڑائی کرے گا۔

حضرت اقدس۔ آپ کو معلوم نہیں یہہ بالکل **غلط** خیال ہے مہدی کے متعلق جسقدر احادیث اس قسم کی ہیں وہ محدثین نے مجروح قرار دی ہیں صرف ایک حدیث **لا مہدی الا عیسیٰ** ہے یعنے بجز مسیح موعود کے اور کوئی مہدی آنیوالا نہیں ہے وہی موعود جسکو بخاری میں **امامکم منکم** فرمایا ہے یعنے اسی امت میں سے آنیوالا۔ اور اسکے متعلق کہیں نہیں لکھا کہ وہ لڑائیاں کریگا۔ بلکہ بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے صاف لکھا ہے کہ

یضع الحرب

یعنے اس کے وقت میں مذہبی لڑائیاں نہ ہونگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اب حرب کی ضرورت نہیں ہے ہمارے مخالف ہمارے ساتھہ جنگ نہیں کرتے۔ وہ تو **قلم** کے ساتھہ اعتراض کرتے ہیں پس یہ کیسی کمزوری ہوتی کہ قلم کا جواب **قلم** سے نہ دیا جاتا بلکہ اسکے لئے ہتھیار استعمال ہوتے ایسی صورت میں جبکہ قلم کے حملے ہو رہے ہیں ہمارا یہی فرض ہے کہ قلم کے ساتھہ ان کو رد کریں۔ علاوہ بریں اگر اللہ تعالےٰ کی یہ مرضی ہوتی کہ ایسے زمانہ میں **اسلام** کی ترقی جنگ سے وابستہ ہوتی تو ہر قسم کے ہتھیار مسلمانوں کو دیئے جاتے۔ حالانکہ جسقدر ایجادیں آلات حربیہ کے متعلق یورپ میں ہو رہی ہیں کسی جگہ نہیں ہوتی ہیں۔ جس سے اللہ تعالےٰ کی مصلحت کا صاف پتہ لگتا ہے کہ یہ لڑائی کا زمانہ نہیں ہے۔ اور کبھی بھی کوئی دین اور مذہب لڑائی سے نہیں پھیل سکتا + پہلے بھی اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے تلوار نہیں اٹھائی گئی اسلام اپنے برکات انوار اور تاثیرات کے ذریعہ پھیلا ہے اور ہمیشہ اسی طرح پھیلیگا۔ پس یہ نہایت ہی غلط اور مکروہ خیال ہے کہ مسیح کے وقت **جنگ** ہوگی۔ اور نہ مسیح کو اس کی حاجت۔ وہ قلم سے کام لے گا۔ اور اسلام کی حقانیت اور صداقت کو پُر زور دلائل اور تاثیرات کے ساتھہ ثابت کر کے دکھائیگا اور دوسرے ادیان پر اسکو غالب کریگا اور یہ **ہو رہا ہے**۔

تُرک۔ یہہ بھی تو آیا ہے کہ مسیح کے زمانہ میں قرآن اُٹھایا جائے گا اب کہاں اُٹھایا گیا ہے؟۔

حضرت اقدس۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ایک صحابی نے یہہ پوچھا تھا کہ اسوقت قرآن شریف کیسے اُٹھایا جاویگا۔ آپ نے اسکو یہ جواب دیا تھا کہ میں تو تجھے عقلمند سمجھتا تھا۔ یہی جواب میرا ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف پر کوئی عمل نہیں کیا جاتا + اس کی حمایت اور حمیت کے لئے کچھہ بھی سعی نہیں ہوتی۔ قرآن شریف سے صوری اور معنوی اعراض کیا گیا ہے + اسکے حقائق اور معارف اور اسکی تعلیم سے مسلمان بالکل بے خبر ہو رہے ہیں اور کس طرح قرآن اُٹھایا جاویگا۔

{ تُرک صاحب تو دو سوالوں کے بعد خاموش ہو گئے پھر یہودی صاحب نے اپنے سوالات پیش کرنے شروع کئے }

(**یہودی**) یہودیوں میں بھی تو توحید موجود ہے اسلام اس سے بڑھ کر کیا پیش کرتا ہے؟

حضرت اقدس۔ یہودیوں میں توحید تو نہیں ہے ہاں قشر التوحید بے شک ہے اور نرا قشر کسی کام کا نہیں ہو سکتا۔ توحید کے مراتب ہوتے ہیں بغیر ان کے توحید کی حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ نرا **لا الٰہ الا اللّٰہ** ہی کہدینا کافی نہیں یہہ تو شیطان بھی کہدیتا ہے۔ جب تک عملی طور پر **لا الٰہ الا اللّٰہ** کی حقیقت انسان کے وجود میں متحقق نہ ہو کچھہ نہیں۔ یہودیوں میں یہ بات کہاں ہے؟ آپ ہی بتا دیں!

توحید کا ابتدائی مرحلہ اور مقام تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے قول کے خلاف کوئی امر انسان سے سرزد نہو اور کوئی فعل اسکا اللہ تعالےٰ کی محبّت کے منافی نہ ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی کی محبت اور اطاعت میں محو اور فنا ہو جاوے۔ اسیواسطے اسکے معنے یہ ہیں **لا معبود لی ولا محبوب لی ولا مطاع لی الا اللّٰہ** یعنے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی میرا معبود ہے اور نہ کوئی محبوب ہے اور نہ کوئی واجب الاطاعت ہے۔

یاد رکھو شرک کی کئی قسمیں ہوتی ہیں انمیں سے ایک **شرک جلی** کہلاتا ہے دوسرا **شرک خفی**۔ شرک جلی کی مثال تو عام طور پر یہی ہے جیسے یہ بت پرست لوگ بتوں۔ درختوں یا اور اشیاء کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے کہ انسان کسی شے کی تعظیم اسی طرح کرے جسطرح اللہ تعالےٰ کی کرتا ہے یا کرنی چاہئے یا کسی شے سے اللہ تعالےٰ کی طرح محبّت کرے یا اس سے خوف کرے یا اسپر توکل کرے۔

اب غور کر کے دیکھہ لو کہ یہہ حقیقت کامل طور پر توریت کے ماننے والوں میں پائی جاتی ہے یا نہیں خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہی میں جو کچھہ انسے سرزد ہوا وہ آپ کو بھی معلوم ہوگا۔ اگر توریت کافی ہوتی تو چاہئے تھا کہ یہودی اپنے نفوس کو **مزکی** کرتے۔ مگر انکا تزکیہ نہ ہوا۔ وہ نہایت قسی القلب اور گستاخ ہوتے گئے۔

یہہ تاثیر قرآن شریف ہی میں ہے کہ وہ انسان کی دل پر بشرطیکہ اس سے صوری اور معنوی اعراض نہ کیا جائے ایک خاص اثر ڈالتا ہے۔ اور اس کے نمونے ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں چنانچہ **اب بھی موجود ہے**۔

قرآن شریف نے فرمایا **قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ** یعنے اے رسول تو ان لوگوں کو کہدے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنا لیگا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع انسان کو **محبوب الٰہی** کے مقام تک پہونچا دیتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ **کامل** موحد کا نمونہ تھے۔ پھر اگر یہودی توحید کے ماننے والے ہوتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ ایسے موحد سے دور رہتے انہیں یاد رکھنا چاہئے تھا کہ خدا تعالےٰ کے خاتم الرسل کا انکار اور عناد نہایت خطرناک امر ہے مگر انہوں نے پروا نہیں کی اور باوجودیکہ خود انکی کتاب میں آپ کی پیشگوئی موجود تھی مگر انکار کر دیا۔ اسکی وجہ بجز اس کے اور کیا ہو سکتی ہے

قست قلوبھم

سوال۔ کیا کسی اور مذہب میں رہ کر انسان نجات نہیں پا سکتا۔

جواب۔ اسکا جواب خود قرآن شریف نفی میں دیتا ہے **ان الدین عند اللّٰہ الاسلام۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ** اسلام کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں ہو سکتا۔ اور یہ نرا دعویٰ نہیں تاثیرات ظاہر کر رہی ہیں اگر کوئی اہل مذہب اسلام کے سوا اپنے مذہب کے اندر انوار و برکات اور تاثیرات رکھتا ہے تو پھر **وہ آئے ہمارے ساتھہ مقابلہ کرے**۔ اور ہم نے ہمیشہ ایسی دعوت کی ہے کوئی مقابلہ پر نہیں آیا۔

سوال۔ اگر اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب اپنے اندر انوار و برکات نہ رکھتا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک قبول نہیں ہو سکتا تھا تو پھر جزیہ کیوں رکھا تھا؟

جواب۔ یہہ تو ایک الگ امر ہے اس سے یہ تو نہیں ثابت ہوتا۔ کہ دوسرے مذاہب سچے تھے ہاں اس سے اگر کچھہ ثابت ہوتا ہے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام **جبر** سے نہیں پھیلایا گیا۔ ان لوگوں کو سوچنے اور غور کرنے کا موقع دیا گیا ہے اور جیسا فرمایا تھا **لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی**۔ اسپر عمل کیا گیا مجھے افسوس ہے کہ یہ تو قابل قدر بات تھی جسپر آپ اعتراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت اسلئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا **وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین** یعنے اے رسول ہم نے تجھکو رحمت للعالمین کر کے بھیجا ہے۔ پس یہ آپ کی رحمت کا ایک نمونہ تھا۔ قرآن شریف میں اگر تدبر کریں تو اسکی روشن حقیقت آپ کو معلوم ہو جائے گی۔ توریت میں کوئی اثر باقی نہیں رہا ورنہ چاہئے تھا کہ انمیں اولیاء اللہ اور صلحاء ہوتے۔

یہودی۔ چونکہ توریت پر عمل نہیں رہا اسلئے ولی اور صلحا نہیں ہوتے۔

حضرت اقدس۔ اگر توریت میں کوئی تاثیر باقی ہوتی تو اسے ترک ہی کیوں کرتے۔ اگر آپ یہہ کہیں کہ بعض نے ترک کیا ہے تو پھر بھی اعتراض بدستور قایم ہے۔ کہ جنہوں نے ترک نہیں کیا۔ انپر جو اثر ہوا ہے وہ پیش کرو + اور اگر کل نے ہی ترک کر دیا ہے۔ تو یہ ترک تاثیر کو باطل کرتا ہے ہم قرآن شریف کے لئے یہی نہیں مانتے۔ یہ سچ ہے کہ اکثر مسلمانوں نے قرآن شریف کو چھوڑ دیا ہے لیکن پھر بھی قرآن شریف کے انوار و برکات اور اسکی تاثیرات ہمیشہ **زندہ** اور **تازہ بتازہ** ہیں چنانچہ **میں** اسوقت اسی **ثبوت** کے لیئے بھیجا گیا ہوں اور اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر اپنے بندوں کو اسکی حمایت اور تائید کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ کیونکہ اس نے وعدہ فرمایا تھا۔ **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون** یعنے بے شک ہم نے ہی اس ذکر (قرآن شریف) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔

قرآن شریف کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ توریت یا کسی اور کتاب کے لئے نہیں اسی لئے ان کتابوں میں انسانی چالاکیوں نے اپنا کام کیا۔ قرآن شریف کی حفاظت کا یہہ بڑا زبردست ذریعہ ہے کہ اسکی تاثیرات کا ہمیشہ تازہ بتازہ ثبوت ملتا رہتا ہے۔

اور یہود نے چونکہ توریت کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور انہیں کوئی اثر اور قوت باقی نہیں رہی جو انکی موت پر دلالت کرتی ہے۔

یہودی مسلمان قیامت پر ایمان لاتے ہیں وہ کونسے علامات ہیں جنکی وجہ سے وہ ایمان لاتے ہیں۔

حضرت اقدس۔ انسان کا اپنا جسم ہی اسکو حشر نشر پر ایمان لانے کے لیے مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ ہر آن اس میں حشر نشر ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ تین سال کے بعد یہہ جسم رہتا ہی نہیں اور دوسرا جسم آجاتا ہے یہی **قیامت** ہے اس کے سوا یہہ ضروری امر نہیں کہ کل مسائل کو عقلی طور پر ہی سمجھے۔ بلکہ انسان کا فرض ہے کہ وہ اسبات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے افعال اور صفات کے ساتھہ موجود ہے اور اسکی صفات میں سے یہ بھی ہے **یخلق ما یشاء اور علیٰ کل شئے قدیر**۔

تو اسبات کے ماننے میں کہ **قیامت** ہوگی کیا شک ہو سکتا ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ہم اسکا ثبوت یہاں بھی رکھتے اور دیکھتے ہوں۔ بے شک قیامت **حق** ہے۔ اور اسکی قدرتوں کا ایک نمونہ۔

الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر و نشر پر بھی قادر ہے اور حشر و نشر قدرت ہی پر موقوف ہے یہہ اسلام کی خصوصیات ہیں کہ اسلام نری تعلیم ہی نہیں دیتا بلکہ جب انسان اس تعلیم پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے نشانات اور آیات بھی دکھاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے اور اسپر ایمان لاتا ہے تو وہ آیات اللہ کو دیکھتا ہے جس سے اسکا ایمان عرفان کے رنگ میں مضبوط ہو جاتا ہے دوسرے ادیان کے متبعین میں یہ آیات اور نشانات نہیں ہیں یہہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل متبعین ہی کو ملتے ہیں۔ جو اپنے دل کو صاف کرتے ہیں اور ان میں کوئی شک وشبہ نہیں رہتا۔ اسوقت انہیں یہ نشانات دیئے جاتے ہیں جو ان کی معرفت اور قوت یقین کو بہت بڑہا دیتے ہیں۔

یہودی۔ اگر خدا قادر ہے تو کیوں نہیں ہو سکتا کہ وہ مسیح کو آسمان سے لے آوے؟

حضرت اقدس۔ بے شک خدا تعالیٰ قادر ہے مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ وہ خلاف وعدہ کرتا ہے یا ایسے افعال بھی اس سے صادر ہوتے ہیں جو اسکی صفات کاملہ اور اسکی قدوسیت کے خلاف ہوں۔ کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے آپ کو قتل کر دے یا کوئی اپنا مثیل پیدا کرے۔ اسیطرح پر جب کہ وہ ایک عہد کر چکا ہے کہ مردے واپس اس دنیا میں نہیں آتے تو وہ اسکا خلاف کیونکر کرے + قادر سمجہہ کر خدا تعالیٰ کے لئے ایسے امور تجویز کر لینا جو اس کی صفات کاملہ کے منافی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی سخت ہتک اور توہین ہے اور اس سے ڈرنا چاہیے۔ یہ محل ادب ہے۔

> اس مقام پر یہودی صاحب بھی خاموش ہو گئے اور سلسلہ کلام ختم ہو گیا ہے۔ اعلےٰ حضرت تشریف لے گئے۔ ایڈیٹر

۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپ کے بعد بھی مجدد آئیگا؟

اسپر **فرمایا**۔ اس میں کیا حرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی **مجدد** آجاوے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہو چکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپ کے خلفاء کا خاتمہ ہو گیا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجدد دین آتے رہیں گے۔ اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھہ شک نہیں کہ کوئی اور بھی آجائیگا۔ ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابرار لوگ آتے رہیں گے اور بغتۃً قیامت آجائیگی۔

مولویوں کے ذکر پر فرمایا

اگر تزکیہ نفس اور اتباع سنت انہیں ہوتا تو اس قدر اختلاف اور جہگڑا کیوں ہوتا۔ کوئی ہرج اسلام کا بھی نہ ہوتا مگر اب تو عام طور پر ہر شخص جانتا ہے کہ ان لوگوں کی حالت کیسی ہو گئی ہے۔ آزمایش کے لئے دو چار مولوی لے آؤ پہر دیکھہ لو کہ کیا ہوتا ہے ہم ایکبات کہیں گے قطع نظر اس سے کہ وہ اس پر غور کریں فوراً اسکی تردید پر آمادہ ہو جائینگے۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ یہودیوں کی سی حالت ہو جاویگی۔ وہی حالت ہو چکی ہے۔ مجھے اس امر سے بہت محبت اور خواہش تہی اور ہے کہ کوئی ان میں درندگی چھوڑ کر انسانیت سے ہم پر اعتراض کرے اور اسکا جواب غور سے سُنے۔ میں اسبات پر بھی رضامند اور خوش تہا کہ یہاں آکر ہمارے پاس رہتے ہم ہر طرح سے انکی خاطر داری اور تواضع کرتے۔ وہ ٹھنڈے دل سے اپنے اعتراض پیش کرتے اور سعید الفطرت لوگوں کی طرح جواب سنتے پہر جو اعتراض رہتا یا اس جواب پر ہوتا پیش کرتے مگر انہوں نے اس طریق کو بالکل چھوڑ دیا۔ اور عمداً حق پوشی کی ہے وہ چاہتے نہیں کہ انکی آنکھہ کہلے اور حق ظاہر ہو۔ اگرچہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے اسلئے کہ یہہ ارادہ انکا اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا صریح مخالف ہے۔ کونسی گالی ہے جو انہوں نے ہمکو نہیں دی اور کونسا نام ہے جو انہوں نے ہمارا نہیں رکہا۔ انسان کا فرض تو یہ ہے کہ اگر اسے راستی ملے تو اس کے لینے میں چون وچرا نہ کرے مگر انہوں نے ذرا سے اختلاف کیوجہ سے (جو وہ بھی اختلاف نہ تہا) ساری صداقتوں کا خون کر دیا۔ ہمارا انکا بہت سے امور میں اتفاق تہا صرف ایک بات پیش کی تہی مسیح ابن مریم مر گیا ہے اور آنیوالا موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق تم ہی میں سے آیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ ایک طرف تو یہہ تسلیم کرتے ہیں کہ آنیوالا موعود **حکم** ہو کر آئیگا۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ ایک بات بھی ماننے کو طیار نہیں پہر وہ **حکم** کس بات کا ہوگا۔ اگر ان کے زعم اور خیال کے موافق مسیح آسمان سے بھی آجاتا تب بھی یقینی امر تہا کہ اسے ہرگز تسلیم نکرتے۔ کیونکہ بہ حیثیت حکم ہونے کے اسکا تو کام یہہ ہوتا کہ وہ سب کی غلطیاں نکال کر صراط مستقیم پر سب کو لاتا۔ اور یہ اپنی غلطیوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ شیعہ خوارج۔ وغیرہ وغیرہ ہر فرقہ والا اپنی بات اسے منوانی چاہتا اور جسکی وہ نہ مانتا اس کے نزدیک ہی کافر اور بیدین ٹھہرتا۔ پہر ایسی صورت میں ہم کیونکر مان لیں کہ یہ اپنے **فرضی مسیح** کو مان لیں گے۔ **حکم** اسے کہتے ہیں جو قاضی ہو اور غلطیاں نکال کر اصلاح کرے۔ ہم تو ذرا سی ہی غلطی پیش کی تہی کہ مسیح مر گیا ہے اور وہ نہیں آئیں گے آنیوالا اُمتی ہے جیسا کہ قرآن منکم کہتا ہے اور بخاری اور مسلم میں بھی منکم ہی آیا ہے۔ اب اس **غلطی** کو جو اسلام کی عظمت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان کی صریح مخالف ہے یہہ چھوڑ نہیں سکتے۔ اور میرا فیصلہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ خود مجھہ پر **حکم** ہونا چاہتے ہیں + افسوس ہے کہ میں اس اختلاف کی وجہ سے جو اسلام کی زندگی کا اصل ذریعہ ہے کافر اور یہہ اپنے ہزاروں خطرناک اختلافوں کیوجہ سے بہی مسلمان کے مسلمان ہی ہیں۔

شیعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مخلص اور جان نثار صحابہ کو سب وشتم کرتے ہیں اور ان کو کافر اور مرتد بتاتے ہیں اور پہر بھی وہ سچے کے سچے۔ اب کوئی انصاف کرے کہ وہ آنیوالا حکم امین آکر کیا کرے گا۔ کیا وہ بھی ان کے ساتھہ تبرا میں شامل ہوگا یا اس سے ان کو باز رہنے کی ہدایت کرے گا؟

اگر ان میں خوف خدا ہوتا اور یہ تقوے سے کام لیتے اور **لا تقف ما لیس لک بہ علم** پر عمل کرتے۔ اور میری باتوں کو غور سے سنتے اور پہر انپر فکر کرتے اسکے بعد حق تہا جو چاہتے کہتے + مگر انہوں نے اسکی پرواہ کی اور خدا کے خوف سے نہ ڈر کر جو منہ میں آیا کہہ گذرے۔

میں سخت افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ ان لوگوں کی حالت مسخ ہو گئی ہے یہی توفی کا لفظ یوسف علیہ السلام کے لئے ہو تو موت کے معنے کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو تو موت کے معنے کریں۔ لیکن مسیح کی نسبت ہو تو اسکے معنے جسم عنصری کے ساتھہ آسمان پر جانا ہو کسقدر جرأت اور دلیری ہے کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذرا بھی عزت ان کے دل میں نہیں؟ اگر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی یہی معنے کرتے تو ہم سمجہہ لیتے کہ یہ کوئی خصوصیت پیدا نہیں کرتے مگر اب تو یہ خاص طور پر مسیح ہی کے ساتھہ اس امر کو مخصوص کرتے ہیں۔ حالانکہ جسم عنصری کے ساتھہ آسمان پر جانے کا کوئی بھی قائل نہیں نہ یہودی قائل نہ عیسائی۔ یہودی تو رفع روحانی کے بھی قائل نہیں۔ عیسائی جلالی جسم کے قائل ہیں گو وہ اس میں جھوٹے ہیں اس لئے انہوں نے جب مسیح کو دیکھا تو وہی عنصری جسم تہا۔ کیونکہ اسمیں زخم موجود تھے اور خود انہوں نے ہاتھہ ڈالکر دیکہا یا ان عیسائیوں نے سمجہہ لیا۔ کہ جسم عنصری آسمان پر نہیں جاتا اسی لئے انہوں نے **جلالی جسم** تجویز کیا۔

حضرت مسیح کی وفات کا مسئلہ بہت صاف تہا اور اس کے لئے خود مسیح کا اپنا اقرار اللہ تعالیٰ کا قول اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چشم دید۔

شہادت - صحابہ کا اجماع کافی دلائیل تھے - مگرانہون نے ذرا بھی پروانہ کی - اور سچ پوچھو تو یہ یہودیون سے بھی گئے گذرے ہوئے اس لئے کہ وہ تو ایک جماعت بناکر مسیح کے پاس گئے اور ان سے اِن کے دعاوی کی تحقیق کی - مگر یہہ کبھی میرے پاس آئے اور انہون نے پوچھا -

۳۰ ستمبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

مولوی غلام رسول صاحب راجیکے نے اپنا بے نقط عربی قصیدہ سنایا - اسی تحریک سے فرمایا

ایک پادری نے مجھہ پر اعتراض کیا کہ فیضی کی تفسیر اعلےٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت مین ہے کیونکہ ساری بے نقط لکھی ہے مینے اس کا جواب دیا کہ بے نقط لکھنا کوئی اعلےٰ درجہ کی بات نہین یہہ ایک قسم کا تکلف ہے اور تکلفات مین پڑنا لغو امر ہے مومنون کی شان یہ ہے والذین ھم عن اللغو معرضون یعنے مومن وہ ہوتے ہین جو لغو باتون سے اعراض کرتے ہین اگر بے نقط ہی کو معجزہ سمجھتے ہو تو قرآن شریف مین بھی ایک بے نقط معجزہ ہے اور وہ یہ ہے لاریب فیہ اس مین ریب کا کوئی لفظ نہین - یہی اسکا معجزہ ہے لا یاتیہ الباطل - اس سے بڑھکر اور کیا خوبی ہوتی مینے کئی بار اشتہار دیا ہے کہ کوئی ایسی سچائی پیش کرو - جو ہم قرآن شریف سے نہ نکال سکین - لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین - یہہ ایک ناپیدا کنار سمندر ہے اپنے حقایق او رمعارف کے لحاظ سے اور اپنی فصاحت و بلاغت کے رنگ مین -

اگر بشر کا کلام ہوتا تو سطحی خیالات کا نمونہ دکھایا جاتا مگر یہ طرز ہی اور ہے جو بشری طرزون سے الگ اور ممتاز ہے اس مین باوجود اعلےٰ درجہ کی بلند پروازی کے نمود و نمایش بالکل نہین خود فرمایا کہ اُمیّون کے لئے ہے - اور پھر لطف یہ ہے کہ ظاہر تو اُمیّون کے لئے ہے اور باطن ہر ایک کے سیراب کرنے والا ہے -

خواجہ صاحب نے پوچھا کہ سورۂ رحمان مین اعادہ کیون ہوا ہے ؟ **فرمایا!**

اس قسم کا التزام اللہ تعالےٰ کے کلام کا ایک ممتاز نشان ہے انسان کی فطرت مین یہہ امر واقع ہوا ہے کہ موزون کلام اسے جلد یاد ہوجاتا ہے اسی لئے فرمایا ولقد یسرنا القرآن للذکر - یعنے بے شک ہم نے یاد کرنے کے لئے قرآن شریف کو آسان کردیا ہے + یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ساری چیزون مین ایک حُسن ہے تو کیا یہہ ضروری نہین کہ اسکے کلام مین بھی حُسن ہو ؟ یہہ اسکا ایک حُسن ہے - اگر قرآن مجید ژولیدہ بیان ہوتا تو اس سے کیا فائدہ ہوتا - طبایع کو اسکی طرف توجہ ہی نہ ہوتی - اللہ تعالےٰ کی مخلوقات مین عجیب عجیب قسم کی مخلوق دیکھی جاتی ہے - عجائب خانہ مین جاکر بعض جانور اس قسم کے دیکھے گئے ہین کہ گویا وہ ایک خوبصورت چھینٹ ہین - ان ساری باتون پر نظر کرکے معلوم ہوتا ہے کہ رنگینی خلق خداتعالےٰ کی عادت ہے -

یہانتک بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جانور انڈی خود دیتے ہین اور اسکے بچے اور جانور نکالتے ہین کویل انڈے خود دیتی ہے اور کوے کے آشیانہ مین رکھہ دیتی ہے - پس جس جس قدر کوئی مخلوقات الٰہی کا اور افعال اللہ کا مشاہدہ کریگا - اسی قدر اسکا تعجب بڑھتا جائیگا - اسی طرح اسکے اقوال مین لا انتہا اسرار ہوتے ہین - جنکا مشاہدہ افعال اللہ کی خوردبین سے ہوجاتا ہے

حضرت حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ

شاعر اور فصیح تو اس طرز بیان پر اعتراض کرہی نہین سکتا - اسلئے کہ خود انکو اس امر کا التزام کرنا پڑتا ہے

پھر

حضرت حجۃ اللہ نے اسی سلسلہ کلام مین فرمایا کہ فبای آلاء ربکما تکذبان بار بار توجہ دلانے کے واسطے ہین - اسی تکرار پر جاؤ قرآن شریف مین اور بھی تکرار ہے - مین خود بھی تکرار کو اسی وجہ سے پسند کرتا ہون - میری تحریرون کو اگر کوئی دیکھتا ہے تو وہ اس تکرار کو بکثرت پائیگا حقیقت سے ناخبر انسان اسکو منافی بلاغت سمجھہ لیگا اور کہیگا کہ یہہ بھول کر لکھا ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے مین یہ سمجھتا ہون کہ شاید پڑھنے والا پہلے جو کچھہ لکھا ہے .... اسے بھول گیا ہو - اس لئے بار بار یاد دلاتا ہون تاکہ کسی مقام پر تو اسکی آنکھہ کھلے

انما الاعمال بالنیات

علاوہ برین تکرار پر اعتراض ہی بے فائدہ ہے اسلئے کہ یہ بھی تو انسانی فطرت مین ہے کہ جب تک بار بار ایک بات کو دوہرائے نہین وہ یاد نہین ہوتی - سبحان ربی الاعلےٰ اور سبحان ربی العظیم بار بار کیون کہلوایا ایک بار ہی کافی تھا ؟ نہین اس مین بھی سِر ہے کہ کثرت تکرار اپنا ایک اثر ڈالتی ہے اور غافل سے غافل قوتون مین بھی ایک بیداری پیدا کردیتی ہے - اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون -

یعنے اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاجاؤ -

جسطرح ذہنی تعلق ہوتا ہے اور کثرت تکرار ایک بات کو حافظہ مین محفوظ کردیتی ہے اسیطرح ایک روحانی تعلق بھی ہے - اس مین بھی تکرار کی حاجت ہے بدون تکرار وہ روحانی پیوند اور رشتہ قایم نہین رہتا - اور پھر سچ تو یہ ہے کہ اصل بات نیّت پر موقوف ہے جو شخص صرف حفظ کرنے کی نیّت سے پڑھتا ہے وہ تو وہین تک رہتا ہے اور جو شخص روحانی تعلق کو بڑھاتا ہے حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین ایک آیت اتنی مرتبہ پڑھتا ہون کہ وہ آخر وحی ہوجاتی ہے صوفی بھی اسی طرف گئے ہین اور واذکروا اللہ کثیرا کے یہ معنے ہین - یعنے اسقدر ذکر کرو کہ گویا اللہ تعالےٰ کا نام کنٹھہ ہوجاوے -

انبیاء علیہم السلام کے طرز کلام مین یہ بات عام ہوتی ہے کہ وہ ایک امر کو بار بار اور مختلف طریقون سے بیان کرتے ہین - ان کی اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ تا مخلوق کو نفع پہونچے - مین خود دیکھتا ہون اور میری کتابین پڑھنے والے جانتے ہین کہ اگر چار صفحے میری کسی کتاب کے دیکھے جاوین تو انمین ایک ہی امر کا ذکر پچاس مرتبہ آئیگا - اور میری غرض یہی ہوتی ہے کہ شاید پہلے مقام پر اسنے غور نہ کیا ہو اور یونہی سرسری طور سے گذر گیا ہو -

قرآن شریف مین اعادہ اور تکرار کی بھی یہی حکمت ہے یہ تو احمقون کی خشک منطق ہے جو کہتے ہین کہ بار بار تکرار سے بلاغت جاتی رہتی ہے - وہ کہتے رہین - قرآن شریف کی غرض تو ایک بیمار کا اچھا کرنا ہے وہ تو ضرور ایک مریض کو بار بار دوا دیگا - اگر یہہ قاعدہ صحیح نہین تو پھر ایسے معترض جب کوئی ان کے ہان بیمار ہو جاوے تو اسے بار بار دوا کیون دیتے ہین اور آپ کیون دن رات کے تکرار مین اپنی غذا لباس وغیرہ امور کا تکرار کرتے ہین + پچھلے دنون مین نے کسی اخبار مین پڑھا تھا کہ ایک انگریز نے محض اسی وجہ سے خودکشی کرلی تھی کہ بار بار وہی دن رات اور غذا مقرر ہے اور مین اسکو برداشت نہین کرسکتا -

معجزات مسیح کے متعلق کہا گیا کہ ازالہ مین جو تصریح کی گئی ہے اس سے انکار پایا جاتا ہے ؟

فرمایا!

تعجّب کی بات ہے کہ وہ انکار ہے ؟ یا اقرار - معجزات مسیح کا تو اقرار کیا ہے اور ہم اب بھی اقرار کرتے ہین کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے خوارق کا ظہور ہوا - لیکن یہہ سچ ہے کہ ان معجزات کی حقیقت جو خداتعالےٰ نے ہم پر کھولی اسے ہم نے بہ حیثیت حکم ظاہر کردیا ہے - اس کی ہمکو کچھہ پروا نہین کہ یہہ لوگ اسپر گالیان دیتے ہین یا کیا کہتے ہین - یہہ لوگ اگر میری بات سے انکار کرتے ہین تو پھر مجھہ سے نہین بلکہ قرآن شریف سے انکار کرتے ہین - کیونکہ مینے جو کچھہ لکھا ہے اپنی طرف سے تو لکھا ہی نہین قرآن شریف ہی کو لکھا ہے کیا یہہ سچ نہین ہے کہ قرآن شریف نے صاف طور پر فرمادیا ہے کہ حقیقی مردے واپس نہین آتے فیمسک التی قضی علیہا الموت کے کیا معنے ہین -

پھر اگر مینے یہ کہا کہ وہ مردے جو حضرت مسیح نے زندہ کئے وہ حقیقی مردے نہ تھے جو آیت فیمسک التی قضی علیہا الموت کے وعدے کے موافق واپس نہین آتے تو کیا برا کیا - اس سے معجزات کا انکار کیونکر ثابت ہوا ؟ میرا معجزات سے انکار تو ثابت نہین ہوتا البتہ ایسا اعتراض کرنے والے کا قرآن شریف سے انکار ثابت ہوتا ہے - کیونکہ نہ ایک جگہ نہ دو جگہ بلکہ قرآن شریف کے متعدد مقامات سے یہہ امر ثابت ہورہا ہے ایک اور جگہ فرمایا

وحرام علےٰ قریۃ اھلکنھا انھم لا یرجعون

اب بتاؤ کہ جب اللہ تعالےٰ کھول کھول کر ایک امر کو بیان کردے کہ مردہ حقیقی واپس نہین آیا کرتا - تو پھر قرآن شریف کی تعلیم سے یہہ کیسا انحراف ہے کہ خواہ نخواہ یہہ تجویز کیا جاوے کہ فلان شخص ایسا کرتا تھا - خدا سے ڈرنا چاہیے ایسی باتون کو مُنہ سے نکالتے وقت اللہ تعالےٰ کا ادب کرو - ہان یہ سچ ہے کہ بعض لوگ جو مردہ ہی کی طرح ہوجاتے ہین اور کوئی امید زندگی کی باقی نہین ہوتی صرف دم باقی ہوتا ہے ہر قسم کی تدابیر کی راہ بند ہوتی ہے اسوقت اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اپنے کسی بندہ کی دعاؤن سے اس مردہ کو زندہ کردیتا ہے یہہ بھی احیاء موتیٰ ہی ہوتا ہے - اور یہان بھی اس قسم کی مثالین موجود ہین - نواب صاحب کے لڑکے عبدالرحیم کو جن لوگون نے دیکھا ہے وہ اسکی شہادت دے سکتے ہین کہ اس کی کیا حالت تھی اسکی زندگی (بفضلہ تعالےٰ مینے خود اس مردہ کو زندہ ہوتے دیکھا - ایڈیٹر) کی کوئی امید بھی باقی نہ تھی -